﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللهِ يؤتِيهِ مَن يشاء☆﴾(آل عمران:٧٤) ﴿......عَسٰى اَن يَبعَثَكَ رَبكَ مَقاماً محموداً﴾ (بنی اِسرائیل:٨٠)

# الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ٦ جمعۃ المبارک ١٨/جون ١٩٩٩ء شمارہ ٢٥

٣/ربیع الاول ١٤٢٠ ہجری ☆ ١٨/احسان ١٣٧٨ ہجری شمسی

## ﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

## وہ لوگ جو توبہ کرتے ہیں خدا کے عذاب سے بچائے جائیں گے مگر وہ بدقسمت جو توبہ نہیں کرتا اور ٹھٹھے کی مجلسوں کو نہیں چھوڑتا اور بدکاری اور گناہ سے باز نہیں آتا اس کی ہلاکت کے دن نزدیک ہیں

"اور خدا نے فرمایا زَلْزَلَةُ السَّاعَةِ یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا۔ اور پھر فرمایا لَكَ نُرِيْ ايٰتٍ وَّ نَهْدِمُ مَا يَعْمُرُوْنَ یعنی تیرے لئے ہم نشان دکھلائیں گے اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم ان کو گراتے جائیں گے۔ اور پھر فرمایا: بھونچال آیا اور شدت سے آیا، زمین تہ وبالا کردی"۔ یعنی ایک سخت زلزلہ آئے گا اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو زیروزبر کردے گا جیسا کہ لوطؑ کے زمانہ میں ہوا۔ اور پھر فرمایا: اِنِّی مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِيْكَ بَغْتَةً۔ یعنی میں پوشیدہ طور پر فوجوں کے ساتھ آؤں گا۔ اس دن کی کسی کو بھی خبر نہیں ہوگی۔ جیسا کہ لوط کی بستی جب تک زیروزبر نہیں کی گئی کسی کو خبر نہ تھی اور سب کھاتے پیتے اور عیش کرتے تھے کہ ناگہانی طور پر زمین الٹائی گئی۔ پس خدا فرماتا ہے کہ اس جگہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ کیونکہ گناہ حد سے بڑھ گیا اور انسان حد سے زیادہ دنیا سے پیار کر رہے ہیں اور خدا کی راہ تحقیر کی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔ اور پھر فرمایا "زندگیوں کا خاتمہ" اور پھر مجھے مخاطب کر کے فرمایا: قَالَ رَبُّكَ اِنَّهٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَاءِ مَا يُرْضِيْكَ رَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔ یعنی تیرا رب کہتا ہے کہ ایک امر آسمان سے اترے گا جس سے تو خوش ہو جائے گا۔ یہ ہماری طرف سے رحمت ہے اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے جو ابتداء سے مقدر تھی۔ اور ضرور ہے کہ آسمان اس امر کے نازل کرنے سے رُکا رہے جب تک یہ پیشگوئی قوموں میں شائع ہو جائے۔ کون ہے جو ہماری باتوں پر ایمان لاوے بجز اس کے کہ خوش قسمت ہو۔

یاد رہے کہ یہ اعلان تشویش پھیلانے کے لئے نہیں بلکہ آئندہ تشویش کی پیش بندی کے لئے ہے تا کوئی بے خبری میں ہلاک نہ ہو۔ ہر ایک امر نیت سے وابستہ ہے۔ پس ہماری نیت دُکھ دینے کی نہیں بلکہ دُکھ سے بچانے کی نیت ہے۔ وہ لوگ جو توبہ کرتے ہیں خدا کے عذاب سے بچائے جائیں گے مگر وہ بدقسمت جو توبہ نہیں کرتا اور ٹھٹھے کی مجلسوں کو نہیں چھوڑتا اور بدکاری اور گناہ سے باز نہیں آتا اس کی ہلاکت کے دن نزدیک ہیں کیونکہ اس کی شوخی خدا کی نظر میں قابل غضب ہے"۔ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد ٢٠ مطبوعہ لندن صفحہ ٣١٤،٣١٥)

## درود شریف کی برکت

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں بھیجتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب القول مثل قول المؤذن)

## دائمی رفاقت کی خواہش

حضرت ابو فراسؓ ربیعہ بن کعب آنحضور ﷺ کے خادم تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں بعض دفعہ آنحضور ﷺ کے ساتھ رات گزارا کرتا تھا۔ میں آپؐ کی خدمت میں پانی لے کر حاضر ہوتا جس سے آپ وضو وغیرہ فرماتے۔ ایک ایسے موقع پر آپؐ نے فرمایا کہ مجھ سے مانگو۔ تیری کیا آرزو ہے؟۔ میں نے عرض کیا مجھے اور تو کچھ نہیں چاہئے بس میری تو یہی خواہش ہے کہ جنت میں بھی آپ کی رفاقت نصیب ہو۔ فرمایا کوئی اور تمنا ہو تو وہ بھی پیش کردو۔ میں نے عرض کیا حضور! بس میری تو یہی تمنا ہے۔ فرمایا میری اس طرح مدد کرو کہ عبادت کثرت سے بجالایا کرو۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب فضل السجود والحث علیہ)

## صرف محبت کرتا ہوں

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے آنحضور ﷺ سے پوچھا قیامت کب ہوگی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا تیرا برا ہو تو نے اس کے لئے تیاری کیا کی ہے؟ اس دیہاتی نے جواب دیا۔ میری تیاری صرف اتنی ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کا دم بھرتا ہوں۔ تب حضورؐ نے فرمایا تجھے اس کا ساتھ ضرور نصیب ہوگا جس سے تجھے محبت ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب ما جاء فی قول الرجل ویلک)

## صحبت کی تمنا

آنحضور ﷺ کو جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کی اجازت ملی تو آپؐ حضرت ابو بکرؓ کے پاس تشریف لائے اور یہ خبر پہنچائی۔ آپ نے بے ساختہ عرض کیا الصحبة یارسول الله! حضور! مجھے بھی ساتھ لے جائیں۔ فرمایا "ضرور"۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس پر حضرت ابو بکرؓ اتنے خوش ہوئے کہ مارے خوشی کے آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔

(البدایہ والنہایہ الجزء الثالث ص ١٧٨۔ لحافظ ابن کثیر طبع اولیٰ ١٩٦٦ء ناشر مکتبہ معارف بیروت)

## پاکستان، انڈونیشیا، مصر، گھانا، نائجیریا، گیمبیا اور بورکینا فاسو سے تعلق رکھنے والے

# خدمتِ دین کے دوران وفات پانے والے ٢٦ مختلف شہداء کا ذکرِ خیر

(خلاصہ خطبہ جمعہ ٤/جون ١٩٩٩ء)

لندن (٤/جون): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے سورۃ البقرہ کی آیات ١٥٤، ١٥٥ کی تلاوت کی اور فرمایا کہ شہداء کا جو ذکر میں کر رہا ہوں اس سلسلہ میں مختلف سفارشات موصول ہو رہی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر ان سفارشات کو تسلیم کر لیا جائے تو ہر واقف زندگی کی وفات جہاں بھی ہوگی وہ شہداء کی فہرست میں شمار ہونا چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ ویسے تو واقفین زندگی جو سچے ہوں ان کی موت یقیناً خدا کے نزدیک بہت قرب کا مقام رکھتی ہے مگر یہاں مراتب کی بات نہیں ہو رہی بلکہ لفظ شہید کے اطلاق پانے کی بات ہو رہی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں یہ اصول طے کیا گیا ہے کہ اپنے ہی ملک میں جو واقفین زندگی کام کرتے ہوئے حادثہ کا شکار ہوگئے انہیں بوجہ حادثاتی وفات شہید شمار کیا گیا ہے۔ اسی طرح جو واقفین زندگی کسی دوسرے ملک میں کام کرتے ہوئے چاہے حادثہ میں یا کسی بھی طرح وفات پائی انہیں بھی شہید شمار کیا گیا ہے۔

اس اصول کی سختی سے پابندی کرتے ہوئے جن واقفین زندگی کی فہرست تیار ہوئی ہے ان کا ذکر کرتے ہوئے آج حضور ایدہ اللہ نے سب سے پہلے مکرم ڈاکٹر محمد یوسف صاحب کا ذکر فرمایا۔ آپ

۱۶؍فروری ۱۹۰۵ء کو پیدا ہوئے۔ ۱۹۱۸ء میں بیعت کی۔ ۱۹۶۰ء میں اپنی زندگی بعد از ریٹائرمنٹ وقف کی اور ۱۹۶۱ء میں خدمت دین کے لئے لیگوس نائجیریا پہنچے اور وہاں احمدیہ ہسپتال کی بنیاد ڈالی۔ اپریل ۱۹۶۹ء میں جلسہ سالانہ نائجیریا کے موقعہ پر صبح کے سیشن کی صدارت کی۔ وقفہ کے دوران گھر جاتے ہوئے دل کا دورہ پڑا جس سے جانبر نہ ہوسکے۔

مولانا ابو بکر ایوب صاحب آف انڈونیشیا۔ آپ انڈونیشیا کے اولین احمدیوں میں سے تھے۔ ۱۹۲۴ء میں قادیان آئے، وہیں بیعت کی۔ آپ کو انڈونیشیا کے علاوہ ہالینڈ میں بھی تبلیغی فرائض انجام دینے کی سعادت ملی۔ ہالینڈ میں ہی ۱۴؍/۱۵؍ستمبر ۱۹۷۲ء کی درمیانی شب وفات پائی۔ بوقت وفات وہاں کے مشنری انچارج تھے۔ آپ کی تدفین ربوہ میں ہوئی۔ آپ کے سارے بچے خدا کے فضل سے دین کے مخلص خادم ہیں۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے مکرم ظاہر احمد صاحب، مکرم جواد رشید خان صاحب اور مکرم خواجہ اعجاز احمد صاحب کا ذکر فرمایا جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے قافلہ کے ساتھ لاہور سے ربوہ حفاظتی نقطہ نظر سے پیچھے پیچھے آرہے تھے۔ رستہ میں ایک ٹرک کو اوورٹیک کیا تو سامنے سے آتے ہوئے ایک سائیکل سوار کو بچانے کی کوشش میں کار ایک درخت سے جاٹکرائی اور یہ تینوں خدام اس حادثہ میں شہید ہوگئے۔

مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کانو، نائجیریا، تاریخ وفات جولائی ۱۹۸۱ء۔ آپ حضرت مولوی سعد الدین صاحب کھاریاں کے بیٹے تھے۔ ۱۹۶۴ء میں کانو میں تقرر رہا۔ کانو ہسپتال انہی کا بنایا ہوا ہے۔ ۱۹۸۱ء میں دل کے حملہ سے نائجیریا میں وفات پائی۔

مکرم قریشی محمد اسد اللہ صاحب کاشمیری۔ ۱۹۲۶ء میں وادی کشمیر میں پیدا ہوئے۔ آپ کو پاکستان میں بھی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ ۱۹۵۰ء میں پاکستان میں جماعت سے متعارف ہوئے اور آٹھ نو سال کے بغور مطالعہ کے بعد شرح صدر کے ساتھ ۱۹۵۹ء میں جماعت میں شامل ہوئے اور پھر اپنی زندگی وقف کر دی۔ علمی تحقیق میں بھی مصروف رہے۔ کئی اعلیٰ درجہ کی تحقیقی کتب و پمفلٹ یادگار چھوڑے ہیں۔ وفات کے وقت کوٹلی، آزاد کشمیر میں بطور مربی متعین تھے۔ اگست ۱۹۸۲ء میں وفات پائی۔

مکرم برکت اللہ محمود صاحب مربی سلسلہ۔ آپ کو حضور کے کلاس فیلو ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔ نیک دل، خوش مذاق، سلسلہ سے محبت رکھنے والے تھے۔ موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں وفات پائی۔

مکرم الحاج محمد ابراہیم بیجی صاحب کانو نائجیریا کے رہنے والے تھے۔ ہاؤسا قبیلہ سے تعلق تھا۔ لوکل معلم تھے۔ جماعتی دورہ پر جارہے تھے کہ ٹیکسی کے حادثہ میں شدید زخمی ہوئے اور اسی کے نتیجہ میں وفات پائی۔

مکرم قریشی محمد اسلم صاحب ۸؍نومبر ۱۹۳۹ء کو پیدا ہوئے، ۱۹۵۶ء میں زندگی وقف کی۔ آپ کو ماریشس، گیانا اور پھر ٹرینیڈاڈ میں خدمت کی توفیق ملی۔ ٹرینیڈاڈ میں ہی آپ شہید ہوئے۔ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مکرم محمد احمد مینسہ صاحب آف گھانا۔ آپ جامعہ احمدیہ ربوہ کے فارغ التحصیل تھے، شاہد کی ڈگری اور فقہ میں تخصص کرنے کے بعد واپس گئے۔ سفر کے دوران ایک حادثہ میں صرف ۳۶ برس کی عمر میں وفات پائی۔

مکرم مبارک احمد صاحب ساقی مبلغ انگلستان۔ ۱۶؍مئی ۱۹۹۲ کو وفات پائی۔ آپ بھی حضور ایدہ اللہ کے کلاس فیلو تھے۔ لائبیریا میں بھی خدمت کی توفیق ملی۔ ۱۹۸۴ء میں حضور ایدہ اللہ کی ہجرت کے بعد اہم مرکزی عہدوں پر کام کرتے رہے۔

مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی۔ ۱۹۳۴ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۰ء میں مربیان کلاس پاس کی۔ انگلستان، سوئٹزرلینڈ، جرمنی وغیرہ ممالک میں خدمات کی توفیق ملی۔ حضور نے فرمایا کہ انہوں نے ہر ابتلا میں حیرت انگیز صبر و ثبات دکھایا۔ ۲۳؍اگست ۱۹۹۴ء کو دل کی تکلیف کے باعث جرمنی میں وفات پاگئے۔

مکرم مبشر احمد صاحب چوہدری، مبلغ نائجیریا۔ ایک تبلیغی سفر کے دوران کار کے حادثہ میں شہید ہوئے۔ امیر صاحب نے حلفاً گواہی دی کہ وفات سے ایک سال پہلے انہوں نے یہ بات امیر صاحب کو بتائی تھی کہ ربوہ سے جب وہ چلنے لگے تھے تو ان کی اہلیہ نے خواب دیکھا تھا کہ انؑ کے خاوند تبلیغ کے میدان سے کفن میں لپٹے ہوئے واپس آئے ہیں۔

مکرم کمال الدین صاحب نائجریا۔ آپ نائجیریا کے اولین موصیان میں سے تھے۔

مکرم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب۔ آپ کو کینیا اور انگلستان میں خدمت کی توفیق ملی۔ حضور ایدہ اللہ کی لندن ہجرت کے بعد دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تقرری ہوئی اور وفات سے چند روز پہلے تک نہایت محنت سے خدمت کرتے رہے۔

مکرم علی حیدر ایل صاحب مبلغ سلسلہ۔ مئی ۱۹۷۲ء میں شاہد پاس کیا۔ گھانا، گیمبیا اور کینیڈا میں خدمات انجام دیتے رہے۔ گیمبیا سے رخصت پر اپنے بچوں کو ملنے کینیڈا آئے ہوئے تھے کہ اپریل ۱۹۵۵ء میں کینیڈا میں ہی ایک حادثہ میں شہید ہوگئے۔

مکرم مبشر احمد صاحب باجوہ شہید جرمنی۔ جماعت احمدیہ جرمنی کے سرگرم کارکن اور فدائی احمدی تھے۔ مختلف حیثیتوں سے جماعت جرمنی کی بہت عمدہ خدمت کی توفیق پائی۔ آخری ایام میں MTA کے کام ان کے سپرد تھے۔ اسی سلسلہ میں لندن آئے ہوئے تھے۔ واپسی پر دوران سفر ایک حادثہ پیش آیا جس کے نتیجہ میں شہید ہوئے۔

مکرم احسان احمد باجوہ صاحب انگلستان۔ اگرچہ مبلغ تو نہیں تھے مگر اپنی زندگی جماعتی کاموں کے لئے وقف کر رکھی تھی اور اخلاص سے خدمت کرنے والے تھے۔ ۱۹۸۶ء میں یہاں آئے۔ بہت محنتی خاموش طبع تھے۔ اکتوبر ۱۹۹۵ء میں اچانک بیماری کے نتیجہ میں وفات پائی۔

مکرم الحاج السید حلمی الشافعی صاحب انگلستان۔ ۱۲؍فروری ۱۹۹۶ء کو وفات پائی۔ آپ قاہرہ مصر میں ۱۹۲۹ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۵ء میں قبول احمدیت کی سعادت حاصل کی۔ ۱۹۸۶ء میں ملازمت سے استعفیٰ دے کر خدمت دین کے لئے زندگی وقف کی۔ ۱۹۹۴ء میں لندن آئے۔ ایم ٹی اے پر لقاء مع العرب کے پروگرام میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بے مثال ترجمانی کی سعادت حاصل کی۔ حضور نے فرمایا کہ ان کی یاد ہمیشہ دعا بن کر دل سے اٹھتی ہے اور اٹھتی رہے گی۔

مکرم اسمٰعیل تراوالی صاحب، معلم گیمبیا۔ بارہ سال تک خدمت دین کی۔ گنی بساؤ میں علاقائی معلم تھے۔ تبلیغی سفر کے دوران ایک حادثہ میں شہادت پائی۔

مکرم ابراہیم کنڈا صاحب آف برکینا فاسو۔ ۱۹۹۲ء میں جماعت میں شمولیت اختیار کی اور اپنی خدمات جماعت کو پیش کر دیں۔ پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ ۲۱؍جون ۱۹۹۶ء کو ایک تبلیغی سفر سے واپس آتے ہوئے حادثہ میں شہادت پائی۔

مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین و پرتگال۔ وفات اگست ۱۹۹۶ء۔ آپ کو ۱۹۴۵ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے سپین کے لئے نامزد فرمایا۔ ۲۴؍جون ۱۹۴۶ء کو سپین پہنچے۔ انتہائی مشکل حالات میں خود اپنے خرچ پر سپین مشن کا کام جاری رکھا۔ مارچ ۱۹۸۸ء تک سپین میں رہے پھر پرتگال تقرر ہوا جہاں احمدیہ مشن کی بنیاد ڈالی۔ ۱۹۹۶ء کے آغاز میں ریٹائرمنٹ کے بعد واپس سپین آکر غرناطہ کے قریب قیام کیا۔ سپین میں وفات پائی۔

مکرم استاد ابو بکر طورے صاحب گیمبیا۔ آپ معلم تھے۔ گنی بساؤ میں تقرر رہا۔ گیمبیا میں بھی کام کیا۔ جماعتی کام کے سلسلہ میں ایک سفر کے دوران حادثہ میں وفات پائی۔

مکرم ناصر فاروق سدھو صاحب مربی سلسلہ۔ آپ جسوکی ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ ۱۹۹۸ء کو جامعہ احمدیہ ربوہ سے فارغ التحصیل ہو کر میدان عمل میں گئے۔ مخلص، محنتی خادم تھے۔ ۱۳؍اپریل ۱۹۹۹ء کو بہاولپور ریلوے سٹیشن پر ٹرین سے اترتے ہوئے حادثہ میں شہید ہوگئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آخر پر دعا دی کہ اللہ تعالیٰ سب شہداء کو غریق رحمت فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی دینی و دنیوی ترقیات عطا فرماتا رہے۔

## ہدیۂ عقیدت بحضور اقدس حضرت مسیح موعود علیہ السلام

### (یوم مسیح موعودؑ کے موقع پر)

شفق سمیٹے دھنک لپیٹے بدن میں اُس کے حیات اُتری
کہ جیسے ظلمت میں نُور بن کر زمیں پہ اک کائنات اُتری

وہ جس کی شیرینیٔ بیاں سے فضا میں اب بھی حلاوتیں ہیں
زباں میں اُس کی مٹھاس بن کر فلک سے مُہرِ ثبات اُتری

وہ رُوپ دل میں کسک سی بن کر کبھی جو خواب و خیال ٹھہرا
تو دید اُس کی یقین پہنے نگاہ میں شش جہات اُتری

وہ بعد اپنے ابھی بھی دوشِ ہوا پہ گھر گھر کا درد بانٹے
محبتوں کا لباس پہنے کبھی بھی ایسی نہ ذات اُتری

زمیں پہ تھا تو فضا معطر، زمیں میں ہے تو زمین روشن
کبھی نہ ایسی حیات دیکھی کہیں نہ ایسی وفات اُتری

(طاہر عدیم۔ جرمنی)

## پنجابی اشعار

عشقِ الٰہی وَسّے مُنہ پر وَلیاں ایہہ نشانی — لاثانی دا جو ہے عاشق اُسدا کوئی نہ ثانی
بکری بھیڈ خدا دے راہ وِچ کُہنا ہے کی مشکل — جو ہن کُہندے نفس دنی نوں ایہہ سچی قربانی
یادِ الٰہی غافلو دل نوں پاک بناوے — جو کوئی اُس دا ہو گیا اوہ اُس دا مِتّر جانی

# مقامِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

## صحیفۂ شمعون کی ایک پیشگوئی کی روشنی میں

(سید عبدالحی شاہد۔ ایم۔ اے)

(دوسری قسط)

### اہل نجران کا وفد

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے آنحضرت ﷺ نے بادشاہوں اور قبائل کو خطوط لکھ کر اسلام کی دعوت دی۔ چنانچہ ایک خط اہلِ نجران کی طرف بھیجا گیا۔ زاد المعاد میں اس خط کی عبارت یوں مرقوم ہے:۔

"باسم الہ ابراهیم و اسحق و یعقوب اما بعد فانی ادعوکم الی عبادة الله من عبادة العباد و ادعوکم الی ولایة الله من ولایة العباد فان ابیتم فالجزیة فان ابیتم فقد اذنتکم بحرب"۔ (زاد المعاد جلد ۱ صفحہ ۳۹۶)

اہل نجران نے جو شمعون کی انجیل کے حامل تھے۔ حضور کے دعویٰ کا سنجیدگی سے جائزہ لیا اور ایک وفد مدینہ بھیجا۔ اشراف نجران میں سے ۶۰ افراد کا قافلہ مدینہ پہنچا۔ ان میں سے تین سردار ان کی رہنمائی کر رہے تھے:

(۱)...... العاقب۔ اس کا نام عبدالمسیح تھا اور یہ قوم میں صاحب رائے اور مشیر تھا۔

(۲)...... السید: اس کا عیسائی نام الایہم تھا اور یہ قافلے کا منتظم تھا۔

(۳)...... ابوحارث بن علقمہ: یہ نصاریٰ نجران کا اسقف اعلیٰ تھا۔ و حبرھم وامامھم۔ تعلیمی نظام کا نگران اعلیٰ بھی تھا اور قیصر روم نے اس کو خاص اعزازات اور جاگیریں دی تھیں۔

(زاد المعاد جلد ۱ صفحہ ۳۹۵)

یہ مشہور واقعہ ہے کہ اسی وفد کو آنحضرتؐ نے مسجد نبوی میں عبادت کرنے کی اجازت دی تھی اور ان کو ہی مباہلہ کی دعوت دی تھی۔ ابوحارث اسقف میں تقویٰ تھا اور اس نے مباہلہ سے انکار کر کے حضور سے مہلت مانگی۔ جب اس نے مدینہ کا ماحول اور آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے قدوسیوں کو دیکھا تو اس کی مردم شناس نگاہوں نے ان کے متعلق صحیح اندازہ لگایا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو کہا دیکھو اگر تم نے مباہلہ کیا تو تم تباہ ہو جاؤ گے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ اس نے کہا:

"انی لاریٰ وجوها لو سألوا الله ان یزیل جبلاً من مکانه لازاله"۔

(بحار الانوار جلد ۶ باب المباہلہ)

یعنی "میں ایسے چہرے دیکھتا ہوں کہ اگر خدا سے یہ دعا کریں کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائے تو خدا تعالیٰ ان کی دعا کو رد نہیں کرے گا"۔

غالباً اسقف نے مسیح کے اس قول کی طرف اشارہ کیا تھا: "اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تو اس پہاڑ سے کہہ سکو گے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا اور وہ چلا جائے گا"۔

(متی ۲۰:۱۷)

چنانچہ یہ وفد واپس نجران چلا گیا اور وہاں کئی دن تک حضور کے دعویٰ کی صداقت کو صحیفہ شمعون میں مذکور مسیح علیہ السلام کی پیشگوئی کی روشنی میں زیر بحث لایا گیا تھا جس میں خاتم النبیین کے لئے ایک فرزند نرینہ کی خبر دی گئی تھی اور حضور کا کوئی جسمانی فرزند ایسا موجود نہ تھا۔ اہل نجران نے کہا: "ونبیه الخاتم بشهادة کتب الله عز و جل المنزلة لیس بابتر"۔ پس ابتر کا طعن طعن نہیں تھا ایک اعتراض تھا جس کی اہمیت کو قرآن کریم نے تسلیم کیا ہے۔ تبھی اس مہتم بالشان آیت کو بطور جواب پیش کیا گیا ہے۔

"فقال السید...... وها انا ذاکر علیك التذکرة بذلك من معدن ثالث فانشرك الله وما انزل الی .کلمة من کلماته هل تجد فی الزاجرة المنقولة من لسان اهل سوریا الی لسان العرب. یعنی صحیفة شمعون بن حمون الصفا التی توارثها اهل نجران . قال السید الم یقل بعد نبذٍ طویلٍ من کلام.

"فاذا طبقت وقطعت الارحام وعفت الاعلام بعث الله عز و جل عبده الفار قلیطا بالرحمة و المعدلة قالوا: وماالفارقلیطا یامسیح الله؟ قال احمد النبی الخاتم الوارث ذلك الذی یصلی علیه حسیاً ویصلی علیه بعد ما یقبضه الیه بابنه الطاهر الخایر ینشره الله فی آخر الزمان بعد ما انقصمت عری الدین و خبت مصابیح الناموس و افلت نجومه فلا یلبث ذلك العبدالصالح الا امما حتی یعود الدین به کما به و یقرالله عز و جل سلطانه فی عبده ثم فی الصالحین من عقبه و ینشر منه حتی یبلغ ملکه منقطع التراب"۔ (بحار الانوار جلد ۶)

السید الایہم نے دوران مباحثہ حاضرین کی توجہ اس طرف مبذول کی کہ شمعون بن حمون الصفا کے صحیفہ "الزاجرۃ" میں جو اسوری زبان سے عربی میں منتقل ہوا اور جس کے وارث نجران کے عیسائی تھے اس میں موعود نبی کے متعلق حضرت مسیح فرماتے ہیں:

"جب زمانہ کے حالات اس قدر بگڑ جائیں گے کہ صلہ رحمی بھی معاشرہ میں سے ختم ہو جائے گی اور اعلیٰ اخلاق معدوم ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے عبد فارقلیط کو مبعوث فرمائے گا۔ حواریوں نے حضرت مسیح علیہ السلام سے دریافت کیا کہ فارقلیط کون ہوگا اور اس کی حیثیت کیا ہوگی؟ تو آپ نے فرمایا وہ احمد نبی خاتم النبیین اور وارث ہوگا۔ جس کی زندگی میں بھی اس پر درود پڑھا جائے گا اور موت کے بعد بھی اس کے پاک اور نیک فرزند کے ذریعہ اس پر درود بھیجا جائے گا۔ اس فرزند کو اللہ تعالیٰ آخری زمانہ میں مبعوث فرمائے گا جبکہ دین کمزور ہو چکا ہوگا اور وحی و الہام کی قندیلیں بجھ چکی ہوں گی اور ستارے یعنی علماء دین غروب ہو چکے ہوں گے۔

یہ فرزند ارجمند اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ دین اپنی پہلی شوکت کو دوبارہ حاصل نہ کر لے۔ اللہ تعالیٰ اس کی زندگی میں بھی اور اس کی موت کے بعد بھی اس کے صالح متبعین میں اس کے غلبہ کو قائم فرمائے گا اور خدا اس کی شہرت اور غلبہ کو زمین کے کناروں تک پہنچائے گا"۔

صحیفہ شمعون کی اس واضح پیشگوئی میں احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر ہے جس کی طرف قرآن کریم نے "وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ" کے الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے۔ حضرت مسیح نے انہیں فارقلیط کا نام بھی دیا ہے۔

حضرت خدیجہؓ نے حضورؐ کے زمانہ بعثت کا قریباً یہی نقشہ کھینچا ہے:

"کلا واللہ لایخزیك الله انك لتصل الرّحم و تحمل الکل و تکسب المَعدُوم ......"۔ (بخاری بدء الوحی)

صلہ رحمی اور معدوم اخلاق کا احیاء حضور کے زمانہ بعثت سے پہلے ہی آپ کے ذریعہ شروع ہو چکا تھا۔

پیشگوئی کے دوسرے حصہ میں احمد موعود کے ایک فرزند گرامی ارجمند کا ذکر ہے جو اپنے باپ پر بکثرت سے درود بھیجے گا اور اس کے دین کو دوبارہ قائم فرمائے گا۔

باوجود اس کے کہ پیشگوئی میں احمد کے فرزند کے متعلق یہ تصریح تھی ینشرہ اللہ فی آخر الزمان کہ اللہ تعالیٰ اسے آخری زمانہ میں مبعوث فرمائے گا۔ لیکن نصاریٰ نجران میں سے اکثر نے اسے جسمانی فرزند مراد لے کر یہ سمجھا کہ حضرت محمد مصطفی ﷺ اس پیشگوئی کے مصداق نہیں کیونکہ آپ کے کبھی نرینہ بچے وفات پا گئے ہیں۔ چنانچہ اسی کتاب میں لکھا ہے:

"قال السید فان من الحق ان لاحظ فی هذه الاکرومة الابتر. قال حارثة انه لکذلك الیس لمحمد ولد قال السید انك ما علمت الا لذا لمیغبرنا سفرنا و اصحابناتجسسنا من خبره ان ولدیه الذکرین القرشیه والقبطیه باوابعنی هلکا"۔

(بحار الانوار باب المباہلہ ص ۸۳۱)

الایہم نے پیشگوئی کا متن پڑھنے کے بعد کہا:

اب حق یہ ہے کہ ہم اس عربی نبی کے دعویٰ میں غور کریں۔ حارثہ نے کہا یہ درست ہے۔ کیا محمدؐ کا کوئی فرزند نہیں۔ ایہم نے کہا (تم تو صرف بحث جانتے ہو) کیا ہمارے نمائندوں اور دوستوں نے ہمیں یہ نہیں بتایا کہ انہوں نے محمد عربی کے بارے میں تحقیق کر کے معلوم کیا ہے کہ آپ کے دونوں نرینہ فرزند ایک وہ جو قریشی ماں سے ہے اور دوسرا جو قبطی ماں سے ہے مر چکے ہیں۔

الایہم نے پیشگوئی اس غرض سے پیش کی تھی تا کہ اس میں نبی موعود کے فرزند کی پیشگوئی کو نمایاں کر کے اہل نجران کو دعوت اسلام قبول کرنے سے روکیں۔ اس مقصد کے لئے اس نے یہ دلیل پیش کی کہ محمد عربی (ﷺ) اس پیشگوئی کے اس لئے مصداق نہیں کیونکہ آپ ابتر ہیں اور آپ کے دونوں بچے وفات پا گئے ہیں۔

یہی وہ نکتہ تھا جو نجران کے عیسائیوں کے ایمان لانے میں روک بنا۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں:

"فمن این زعمتما انه لیس بالوارث الحاشرولا المرسل الی کافة البشر ؟ قالا: لقد علمت و علمنا فما نمتری بان حجة الله عز وجل من ینتهی امرها و انها کلمة الله الجاریه........... فلما اعقمه الله عز و جل بمهلك الذکورة من ولده علمنا انه لیس به لان محمد أ ابترو حجة الله عزو جل باقیه ونبیه الخاتم بشهادة کتب الله عز وجل المنزلة لیس بابتر فاذا هو نبی یاتی"۔

(بحار الانوار جلد ۶ ص ۸۳۲)

حارث نے اپنے دو ساتھیوں سے پوچھا تم کس دلیل کی بنا پر یہ سمجھتے ہو کہ عربی نبی وارث، حاشر اور تمام بنی نوع انسان کی طرف آنے والا موعود رسول نہیں؟

انہوں نے جواب دیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی پیشگوئی میں ہرگز شک نہیں رکھتے۔ جب اللہ عزو جل نے رسول اللہ کی اولاد نرینہ کو وفات دے دی تو ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ شخص وہ موعود رسول نہیں۔ محمد تو ابتر ہیں اور خدا تعالیٰ کے کلام میں جو صحف مقدسہ میں درج ہے یہ لکھا ہے کہ وہ شخص ابتر نہیں ہوگا۔ اس لئے وہ موعود نبی آئندہ آئے گا۔

اس کے بعد انہوں نے موعود فرزند کی پیشگوئی کی مزید تشریح کرتے ہوئے کہا:

"هو احمد الذی نبّأ المسیح باسمه و بنبوته و رسالاته الخاتمة و بملکة ابنه القادرة الجامعة للناس جمیعا علی ناموس الله عز وجل الاعظم . لیس بظهورة دینه ولکنه من ذریته و عقبه"۔

(بحار الانوار جلد ۶ ص ۸۳۲)

انہوں نے کہا کہ آنے والا موعود جس کے نام احمد کی مسیح علیہ السلام نے خبر دی ہے اور بتایا ہے کہ وہ خاتم النبیین ہوگا اور یہ بھی بتایا ہے کہ اس کے فرزند کی سلطنت ایسی مضبوط ہوگی کہ روئے زمین کے تمام انسانوں کو خدا کی عظیم ترین وحی (قرآن) پر جمع کرے گا۔

یہ بیٹا اس کا روحانی فرزند نہیں ہوگا بلکہ اس کی ذریت جسمانی اور نسل سے ہوگا"۔

اس سے مترشح ہوتا ہے کہ اسقف نے پیشگوئی کی تشریح میں روحانی فرزند مراد لیا تھا اس لئے وہ دونوں سردار اس کے جسمانی فرزند ہونے پر بار بار اصرار کرتے رہے اور یہی بات ان کی ٹھوکر کا باعث بنی۔ حالانکہ واضح رنگ میں مذکور تھا کہ ینشرہ اللہ فی اخر الزمان کہ اللہ تعالیٰ اس کو آخری زمانہ میں مبعوث فرمائے گا۔ بعد زمانی جسمانی

فرزند کی نفی اور روحانی فرزند کی طرف کافی اشارہ تھا پھر اس آخری زمانہ کی علامات بھی مسیح علیہ السلام نے بیان فرمائی ہیں کہ جب فارقلیط کا لایا ہوا دین کمزور ہو جائیگا اور امت روحانی لحاظ سے اس قدر پسماندہ ہو چکی ہوگی کہ ان میں وحی والہام کے چراغ بجھ چکے ہونگے اور نجوم ہدایت غروب ہو چکے ہونگے اس وقت اس فرزند کا ظہور ہوگا۔

اس پیشگوئی میں بتایا گیا ہے کہ جب اسلام کمزور ہو جائے گا (بدء الاسلام غریبا و سیعود کما بدء) اور ایمان کے ثریا پر جانے والے حالات پیدا ہونگے تو خاتم النبیین کا موعود فرزند ظاہر ہوگا اور وہ دین کو دوبارہ قائم فرمائے گا۔ (یحی الدین و یقیم الشریعة) یہ حقائق اس بات کا ثبوت تھے کہ موعود نبی کا فرزند جسمانی مراد نہیں کیونکہ ایسے عظیم نبی کی زندگی کے معاً بعد دین کے کمزور ہونے کا تصور ہی غلط تھا تاہم اہل نجران کی اکثریت اس نکتہ پر ٹھوکر کھا گئی۔

☆......☆......☆

اب ہم اصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔
اس پس منظر کی روشنی میں آپ آیت پر پھر غور کریں تو ثابت ہوگا آیت خاتم النبیین میں مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ کے الفاظ میں نجران کے ان عیسائیوں کے اس اعتراض کو جہاں ظاہری رنگ میں تسلیم کیا گیا ہے وہاں وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ میں رسول اللہ کے اس مقام کا ذکر کیا گیا ہے جس میں حضور کے افاضہ روحانی کا ذکر ہے اور اس مقام کا ذکر ہے جس کے نتیجہ میں آپ کی امت میں روحانی فرزند پیدا ہونگے۔ جو آپ کی نبی تراش روحانی توجہ سے مقام نبوت پر مبعوث کئے جائیں گے۔

اگر وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ سے یہ مفہوم نہ لیا جائے تو آیت کے اس حصے میں نصاریٰ نجران کے شکوک کا ہرگز ازالہ نہیں ہوگا اور صحیفہ شمعون کی اِسْمُهٗ اَحْمَدُ والی پیشگوئی کو ہم ہرگز ہرگز رسول اللہ ﷺ پر چسپاں کرنے میں حق بجانب نہیں ہونگے۔

اس لئے ہمیں جبکہ لغت اس بات کی اجازت دیتی ہے خاتَمَ النَّبِيّٖنَ کے وہ معنی کرنے چاہئیں جن سے رسول اللہ کے روحانی فرزند مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے وجوب کا استدلال ہوتا ہو۔ اس موعود فرزند علیہ الصلوٰة والسلام نے انہی معنوں پر زور دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

(۱)......"رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کا راز ہمارے مخالفوں نے ہرگز نہیں سمجھا۔ جس طرح پر وہ ختم نبوت کو مانتے ہیں اس طرح پر وہ رسول اللہ ﷺ کو معاذاللہ ابتر قرار دیتے ہیں۔ قرآن شریف میں آتا ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ اب ابوتِ جسمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے اس میں نفی کی ہے۔ اگر روحانی ابوت کا سلسلہ بھی جاری نہ ہوا تو پھر کیا آپ کو ابتر مانیں گے؟ ایسا ماننا تو کفر ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ آپ کی ابوتِ روحانی کا سلسلہ جاری ہے جیسا کہ لفظ لکن ظاہر کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آئندہ جو نبوت یا رسالت ہوگی وہ آنحضرت ﷺ کی مہر سے ہوگی۔ کوئی شخص الہام اور وحی اور روحانی فیوض سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا جب تک وہ آنحضرت کی سچی اتباع سے استفادہ نہ کرے"۔ (الحکم ۲۴/نومبر ۱۹۰۲ء ص ۲،۵)

(۲)......"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے جسمانی طور پر آپ کی اولاد کی نفی کی ہے اور ساتھ ہی روحانی طور پر اثبات بھی کیا ہے کہ روحانی طور پر آپ باپ بھی ہیں اور روحانی نبوت اور فیض کا سلسلہ آپ کے بعد جاری رہے گا اور وہ آپ میں سے ہو کر جاری رہے گا۔ نہ الگ طور سے وہ نبوت چل سکے گی"۔
(الحکم ۱۷/اپریل ۱۹۰۳ء ص ۸)

(۳)......"بل هذا هو ثبوت من الله لنفی کونه ابتر ولاحاجة الی تفصیل لمن تدبر. و انه ما کان ابا احد من الرجال من حیث الجسمانیة ولکنه اب من حیث فیض الرسالة لمن کمّل فی الروحانیة"۔ (مواہب الرحمن روحانی خزائن جلد ۱۹ مطبوعہ لندن ص ۲۸۶)

ترجمہ: بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے ابتر نہ ہونے کا ثبوت ہے...... آپ جسمانی طور پر تو مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں تھے لیکن اپنی رسالت کے فیضان کی رو سے ہر اس شخص کے باپ تھے جس نے روحانیت کی رو سے کمال حاصل کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف نظم و نثر میں بیسیوں جگہ اس حقیقت کا اظہار فرمایا ہے کہ آپ کامل متابعت رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے اپنے متبوع کے ہر رنگ میں وارث ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

(۱)......انی مومن موحد اتبع رسولی و سیدی ﷺ و جعلنی الله وارثاً لعلومه و باعه و بعاعه و ارجوان یشبع نعشی فی اتباعه۔
(تحفہ بغداد روحانی خزائن جلد ۷ ص ۳۶)

(۲)......"افاضہ انوار الٰہی میں محبت اہل بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے۔ اور جو شخص حضرت احدیت کے مقربین میں داخل ہوتا ہے وہ انہی طیبین طاہرین کی وراثت پاتا ہے اور تمام علوم و معارف میں ان کا وارث ٹھہرتا ہے۔
(براہین احمدیہ جلد ۴ حاشیہ در حاشیہ ص ۵۰۳)

(۳)......"وقدختمت النبوة علی نبینا ﷺ فلا نبی بعده الاالذی نُوّربنوره و جُعل وارثه من حضرة الکبریاء۔
(خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد ۱۶ مطبوعہ لندن ص ۳۱۰)

(۴)......ورثت علوم المصطفی فاخذتها
وکیف اُرد عطاء ربّی وافجر
(حمامة البشریٰ روحانی خزائن جلد ۷ مطبوعہ لندن صفحہ ۳۳۸)

رُبِّيتُ من ذرّ النبی و عینه
و اُعطِیتُ نوراً من سراج حراء
الشمس ام والهلال سلیلها
ینمو و ینشا من ضیاء ذکاء
(انجام آتھم روحانی خزائن جلد ۱۱ مطبوعہ لندن صفحہ ۲۷۷)

پھر حضور خود خاتم النبیین کا فرزند ہونے کا دعویٰ فرماتے ہیں:
درود عالم نسبتے دارم بتوازبس بزرگ
پرورش دادی مرا خود ہمچو طفلے درکنار
(آئینہ کمالات اسلام)

وانی ورثت المالَ مالَ محمدٍ
فما انا الا آله المتخیر
مجھے محمد ﷺ کے مال کا وارث بنایا گیا ہے۔ مجھے کوئی دعویٰ نہیں سوائے اس کے کہ میں آنجناب کی آل برگزیدہ سے ہوں۔

وکیف ورثت و لست من ابناءه
ففکر و هل فی حزبکم متفکر
اگر تمہارے اندر کوئی سوچنے کا مادہ رکھتا ہے تو وہ ذرا سوچے کہ اگر میں جناب ﷺ کا فرزند نہیں تو پھر مجھے کیسے وارث بنایا گیا ہے۔

اتزعم ان رسولنا سیدالوریٰ
علی زعم شانئه توفی ابتر
کیا تم حضور کے دشمنوں کی طرح یہ خیال کرتے ہو کہ ہمارا رسول دو جہانوں کا آقا ابتر ہی دنیا سے گزر گیا ہے؟

فلا والذی خلق السماء لاجله
له مثلنا ولد الی یوم یحشر
ہرگز نہیں۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے رسول اللہ کو مقام لولاک عطا فرمایا ایسا ہرگز نہیں۔ اس رسول کے ہمارے جیسے بیٹے موجود ہیں اور قیامت تک موجود رہیں گے۔

"......... مہدی موعود خَلق اور خُلق میں ہمرنگ آنحضرت ﷺ ہوگا اور اس کا اسم آنجناب کے اسم کے مطابق ہوگا یعنی اس کا نام بھی محمد اور احمد ہوگا اور اس کے اہل بیت میں سے ہوگا۔ اور بعض حدیثوں میں ہے کہ مجھ میں سے ہوگا۔ یہ عمیق اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ روحانیت کے رُو سے اس نبی سے نکلا ہوگا......... لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی کلام پاک میں آنحضرت ﷺ کے کسی کے باپ ہونے کی نفی کی ہے.......... جسمانی خیال کے لوگوں نے کبھی اس موعود کو حسنؓ کی اولاد بنایا اور کبھی حسینؓ کی اور کبھی عباسؓ کی۔ لیکن آنحضرت ﷺ کا صرف یہ مقصود تھا کہ وہ فرزندوں کی طرح اس کا وارث ہوگا۔ اس کے نام کا وارث، اس کے خلق کا وارث، اس کے علم کا وارث، اس کی روحانیت کا وارث۔ اور ہر ایک پہلو سے اپنے اندر اس کی تصویر دکھلائے گا"۔
(ایک غلطی کا ازالہ روحانی خزائن جلد ۱۸ مطبوعہ لندن صفحہ ۲۱۲،۲۱۳)

(۵)...... وانا ورثنا مثل ولد متاعه
فای ثبوتٍ بعد ذلک یحضرُ
حقیقت یہ ہے کہ بالکل حقیقی اولاد کی طرح ہم آپ کے اموال روحانی کے وارث ہوئے ہیں اس سے بڑھ کر اور کون سا ثبوت پیش کیا جائے۔

(۶)......اذاالقوم قالوا یدعی الوحی عامداً
عجبت فانی ظل بدر ینوّرُ
جب میری قوم نے کہا کہ یہ شخص جانتے بوجھتے خدا پر افترا کرتے ہوئے وحی کا دعویٰ کرتا ہے تو میں بڑا حیران ہوا۔ میں تو اس بدر منیر ﷺ کا ایک ظل ہوں۔ میری ذات سے یہ کیونکر توقع رکھی جا سکتی ہے۔

(۷)......وانّیٰ لظلٍ ان یخالف اصله
فما فیه فی وجهی یلوح و یظهر
یہ کیونکر ممکن ہے کہ ظل اپنے اصل کا مخالف ہو۔ جو نور میرے آقا میں جلوہ گر ہے میرے چہرے پر تو اس کا عکس ہے۔

(۸)......وانی لذونسب کامل اطیعه
ومن طینه المعصوم طینی معطّر
میں اپنے آقا سے نسبت فرزندی رکھتے ہوئے فخر سے کہتا ہوں کہ میں اپنے اصل کی متابعت میں عالی نسب ہوں اور اس کی اطاعت دل وجان سے کرتا ہوں۔ میرا خمیر اسی معصوم نبی کے عطر سے ممسوح ہے۔

یہ امر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ آنحضرتؐ کے متعلق پیشگوئی میں لکھا ہے۔ یصلّی علیه حیّاً کہ اس کی زندگی بامراد ہوگی اور اس کی زندگی میں اس کے مقدس متبعین کثرت سے اس پر درود بھیجیں گے (ان الله وملئکته یصلون علی النبی یاایهاالذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما)۔ اور پھر اس کے فرزند کے متعلق لکھا ہے ویصلی علیه بعد ما یقبضه الیه بابنه الطاهر الخایر ینشره فی اٰخرالزمان۔ کہ اس رسول عربی پر اس کی موت کے بعد اس کے اس پاک فرزند کے ذریعہ درود بھیجا جائے گا جسے اللہ آخری زمانہ میں مبعوث کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
"الحمدلله الذی جعلنی مظهر الآیات و صیّرنی ظل سید الکائنات وجعل اسمی کاسمه بانواع التفضلات فاتم النعم علی لاحمده واکون له احمد تحت السموات"۔
(حجة اللّٰه روحانی خزائن جلد ۱۲ مطبوعہ لندن صفحہ ۱۶۵)

حضور ساری دنیا کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں:
وصلوا علیه وسلموا ایها الوریٰ
و ذروا له طرق التشاجر توجروا
(حمامة البشریروحانی خزائن جلد ۱۲ مطبوعہ لندن صفحہ ۳۳۲)

۱۸۸۳ء کا الہام ہے:۔
"صل علی محمد وال محمد سیّد ولد ادم و خاتم النبیین۔ اور درود بھیج محمد اور آل محمد پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

# خطبہ جمعہ

# جتنے بھی احمدیوں کو شہید کرنے والے ظالم لوگ ہیں ان کی خبر تو لے کے دیکھیں کہ حکومت کی پکڑ سے تو بچ گئے لیکن ان پر خدا کی کیسی پکڑ آئی

## حضرت مصلح موعودؓ کے دور کے بعض شہداء احمدیت کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۳۰/ اپریل ۱۹۹۹ء بمطابق ۳۰/ شہادت ۱۳۷۸ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله—

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم— بسم الله الرحمٰن الرحيم —

الحمدلله رب العٰلمين — الرحمٰن الرحيم — مٰلك يوم الدين — إياك نعبد و إياك نستعين —

اهدنا الصراط المستقيم — صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين—

عزیزم غلام قادر کی شہادت کے تعلق میں جو سلسلہ خطبات شروع ہوا ہے ان سب کا عنوان یہی آیت ہے ﴿وَلَاتَقُوْلُوا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ. بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَاتَشْعُرُوْنَ﴾ (سورۃ البقرہ آیت ۱۵۵) کہ خدا کی راہ میں جو لوگ مارے جائیں ان کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم لوگوں کو شعور نہیں ہے۔ اس تسلسل میں آج کے خطبہ کا آغاز میں اپنی عزیز بھانجی نچھو کے خط کے تذکرے سے کرتا ہوں۔ انہوں نے جو تفصیلی خط لکھا ہے اس میں لکھتی ہیں کہ مجھے اس خیال سے بیحد خوشی ہوتی ہے کہ غلام قادر کی شہادت کی وجہ سے وہ سلسلہ شروع ہو گیا شہادتوں کے تذکرے کا جس میں حضرت سید الشہداء صاحبزادہ عبداللطیف کی شہادت سے شروع ہو کر پھر آخر دوسرے شہداء کا ذکر خیر جاری ہو گیا۔ وہ لکھتی ہیں کہ مجھے خوشی اس بات سے ہوتی ہے کہ میرا خاوند آغاز بن گیا ہے اس کا۔ اس کی شہادت کے ذکر سے یہ سارے پیارے پیارے ذکر چل پڑے اور بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس ذکر خیر پر اٹھنے والی دعاؤں میں اس کو بھی شریک رکھے اور غلام قادر کے درجات بھی اس ذکر خیر کی وجہ سے بڑھاتا رہے۔ تو یہ بہت ہی پیارا تبصرہ ہے اور اسی تعلق میں میں یہ سارے شہادتوں کے واقعات بیان کر رہا ہوں۔

اگرچہ اب تک مختلف ادوار کی شہادتوں کے متعلق ابھی تفصیلی اعداد و شمار جمع نہیں ہو سکے کیونکہ بہت سی ایسی شہادتیں بھی ہیں جن کا ذکر اس وقت محفوظ نہیں ہے یا نمایاں طور پر اس وقت جو حوالے پیش کئے ہیں ان کے سامنے نہیں آسکا۔ لیکن وہ رفتہ رفتہ کوشش کر رہے ہیں کہ کسی دَور کی کوئی بھی شہادت باقی نہ رہے جس کا ذکر ہماری تاریخ میں نہ ہو چکا ہو۔

آج میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور کی شہادتوں کا ذکر **حضرت مولوی نعمت اللہ خان صاحب شہید افغانستان** کے ذکر سے کرتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو لندن میں قیام کے دوران یہ دردناک اطلاع پہنچی کہ امیر امان اللہ خان شاہ افغانستان کے حکم سے کابل میں ایک احمدی مبلغ مولوی نعمت اللہ خان صاحب کو ۳۱/ اگست کو چونتیس سال کی عمر میں محض احمدی ہونے کی وجہ سے سنگسار کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولوی نعمت اللہ خان صاحب ابن امان اللہ خان صاحب کابل کے قریبی گاؤں خوجہ تحصیل رخہ ضلع پنج شیر کے رہنے والے تھے اور افغانستان سے دینی تعلیم حاصل کرنے قادیان تشریف لائے تھے اور مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر رہے تھے کہ ۱۹۱۹ء میں دوران تعلیم ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں کابل کے احمدیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے روانہ کر دیا۔ آپ اپنے فرائض تندہی سے ادا کر رہے تھے کہ ۱۹۲۳ء کے آخر پر اطلاع ملی کہ دو احمدیوں کو افغانستان کی حکومت نے قید کر لیا ہے۔ اس اطلاع کے بعد شروع جولائی ۱۹۲۴ء میں مولوی نعمت اللہ صاحب کو حکام نے بلایا اور بیان لیا کہ کیا وہ احمدی ہیں؟ پہلے تو ان کو یہ صحیح بیان دینے پر کہ وہ احمدی ہیں رہا کر دیا گیا مگر پھر جلد ہی آپ کو جیل میں ڈال دیا گیا۔

یکم اگست ۱۹۲۴ء کو مولوی نعمت اللہ صاحب نے قید خانہ سے فضل کریم صاحب بھیروی مقیم کابل کو ایک مفصل خط لکھا۔ یہ ہم نہیں جانتے کہ کیسے جیل کی سخت نگرانی کے باوجود ان کو یہ خط لکھنے کی توفیق مل سکی اور وہ خط باہر بھجوانے کی توفیق مل سکی مگر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چھپا ہوا ہمدرد وہاں موجود تھا جس کیذریعہ سے یہ کارروائی ہوئی کیونکہ وہ ان کے ہاتھ ہی کا خط لکھا ہوا ہے اس میں کوئی بھی شک نہیں۔ وہ اپنے خط میں جو فارسی میں ہے جس کا ترجمہ میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں لکھتے ہیں:

”یہ کمترین بندہ داعی اسلام تیس روز سے ایسے قید خانہ میں ہے جس کا دروازہ اور روشن دان بھی بند رہتے ہیں اور صرف ایک حصہ دروازہ کھلتا ہے۔ کسی سے بات کرنے کی ممانعت ہے۔ جب میں وضو وغیرہ کے لئے جاتا ہوں تو ساتھ پہرہ رہتا ہے۔ خادم کو قید میں آنے کے دن سے لے کر اس وقت تک چار کوٹھڑیوں میں تبدیل کیا جا چکا ہے لیکن جس قدر بھی زیادہ اندھیرا ہوتا ہے اسی قدر خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے روشنی اور اطمینان قلب دیا جاتا ہے“۔

یہ شہداء کے دل کی داستان ہے جو سو فیصد درست ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی طرح اندھیرے کمروں میں بھی اس کا نور اترتا ہے اور مظلوموں کے دلوں کو روشن کر دیتا ہے۔ مولوی صاحب شہید نے مکرم فضل کریم صاحب کو لکھا۔ ایک اور خط میں لکھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور یہ خط بھیج دیں۔ علاوہ ازیں بذریعہ تار یا خط میرے احمدی بھائیوں کو میرے حال سے اطلاع دیں تا وہ دعا کریں۔ دعا کیا کریں، کہ خدا تعالیٰ مجھے دین متین کی خدمت میں کامیاب کرے۔ میں ہر وقت قید خانہ میں خدا تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ الٰہی اس نالائق بندے کو دین کی خدمت میں کامیاب کر۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ مجھے قید خانہ سے رہائی بخشے اور قتل ہونے سے نجات دے بلکہ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ الٰہی اس بندۂ نالائق کے وجود کا ذرہ ذرہ اسلام پر قربان ہو“۔ (ترجمہ از اصل خط فارسی)

الغرض مولوی نعمت اللہ خان صاحب محکمہ شرعیہ ابتدائیہ میں پیش کئے گئے جس نے ۱۱/ اگست ۱۹۲۴ء کو آپ کے ارتداد اور واجب القتل ہونے کا فتویٰ دیا۔ ۱۴/ اگست کو آپ عدالت مرافعہ کابل کے سامنے پیش کئے گئے جس نے آپ کے دوبارہ بیانات لینے کے بعد فیصلہ کی توثیق کرتے ہوئے مزید حکم دیا کہ نعمت اللہ خان کو قتل کرنے کی بجائے ایک بڑے ہجوم کے سامنے سنگسار کیا جائے۔ اس فیصلہ کے مطابق تقریباً دو ماہ کی قید و بند کی مصیبتیں جھیلنے کے بعد ۳۱/ اگست کو پولیس نے مولوی صاحب کو لے کر کابل کی تمام گلیوں میں پھرایا اور ہر جگہ منادی کی کہ یہ شخص آج ارتداد کی پاداش میں سنگسار کیا جائے گا لوگ اس موقع پر حاضر ہو کر اس میں شامل ہوں۔

دیکھنے والوں کی شہادت ہے کہ جس وقت آپ کو گلیوں میں پھرایا جا رہا تھا اور سنگساری کا اعلان کیا جا رہا تھا تو آپ گھبرانے کی بجائے مسکرا رہے تھے۔ گویا آپ کو موت کا فتویٰ نہیں دیا جا رہا تھا بلکہ عزت افزائی کی خبر سنائی جا رہی تھی۔ عصر کے وقت آپ کو کابل کی چھاؤنی کے میدان میں سنگسار کرنے کے لئے لایا گیا تو آپ نے اس آخری خواہش کا اظہار کیا جو صحابہؓ آنحضرت ﷺ کی سنت کی یاد دلانے والا ایک واقعہ ہے یا آپؐ کے غلاموں کی سنت کو یاد دلانے والا ایک واقعہ ہے۔ اس آخری خواہش کا اظہار کیا کہ اس دنیا کی زندگی ختم ہونے سے پہلے ان کو اپنے رب کی عبادت کرنے کا آخری موقع دیا جائے۔ حکام کی اجازت ملنے پر انہوں نے نماز پڑھی اور اس کے بعد کہا کہ اب میں تیار ہوں، جو چاہو کرو۔ آپ کو کمر تک زمین میں گاڑ دیا گیا اور پہلا پتھر کابل کے سب سے بدبخت عالم نے پھینکا۔ اس کے بعد چاروں طرف سے پتھروں کی بارش شروع ہو گئی یہاں تک کہ آپ پتھروں کے ڈھیر کے نیچے دب گئے اور خدا تعالیٰ کے راستہ میں شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپ کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے جماعت کو جو نصیحت کی یہ آپ کا وہ پیغام ہے جب قادیان میں ان کی شہادت پر ایک اجلاس کیا گیا تو اس میں حضرت خلیفۃ المسیح

الثانیؓ کا یہ پیغام بھی تھا۔ غم کے اس وقت میں ہمیں اپنے فرض کو نہیں بھلانا چاہئے جو ہمارے اس مبارک بھائی کی طرف سے ہم پر عائد ہوتا ہے جس نے اپنی جان خدا کی راہ میں قربان کردی ہے۔ اس نے اس کام کو شروع کیا ہے جسے ہمیں پورا کرنا ہے۔ **آؤ ہم اس لمحہ سے یہ مصمم ارادہ کرلیں کہ ہم اس وقت تک آرام نہیں کریں گے جب تک ہم ان شہیدوں کی زمین کو فتح نہیں کرلیں گے۔ صاحبزادہ عبداللطیف صاحبؓ، نعمت اللہ خان صاحب اورعبدالرحمٰن صاحب کی روحیں آسمان سے ہمیں ہمارے فرائض یاد دلا رہی ہیں اور میں یقین کرتاہوں کہ احمدیہ جماعت ان کو نہیں بھولے گی۔**(ملخص از تاریخ احمدیت جلد پنجم ص ۴۴۷ تا ۴۵۹)۔ یہ امر واقعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ان واقعات کو کبھی نہیں بھولی اور آج بھی شہادت کے لئے اسی طرح احمدی دل مچل رہے ہیں جس طرح پہلے مچلا کرتے تھے۔

اب دوسرا واقعہ بھی کابل ہی کی سرزمین کا واقعہ ہے۔ **مولوی عبدالحلیم صاحب ساکن چراسہ اور قاری نور علی صاحب ساکن کابل** کو ۵/فروری ۱۹۲۵ء کو شہید کیا گیا۔ ۵/فروری ۱۹۲۵ء کو امیر امان اللہ خان والیٔ افغانستان کے حکم سے آپ سنگسار کئے گئے۔ اس موقع پر اخبار ریاست دہلی نے بھی اپنے ۲۱/فروری ۱۹۲۵ء کے شمارہ میں لکھا "افغان گورنمنٹ کا یہ وحشیانہ فعل موجودہ زمانہ میں اس قدر قابل نفرت ہے کہ جس کے خلاف مہذب ممالک جتنا بھی صدائے احتجاج بلند کریں کم ہے۔ دنیا میں کسی شخص کا مذہبی عقائد کی صورت میں حکومت کی طرف سے ظلم کیا جانا اور بے رحمی کے ساتھ قتل کیا جانا باعث شہادت ہوا کرتا ہے اور بلاشبہ نعمت اللہ اور اس کے دو شجاع اور بہادر قادیان میں شہید کہلائے جانے کے مستحق ہیں جنہوں نے اپنے عقائد کے مقابلہ میں دنیاوی لالچ اور راحت و آرام کی پروانہ کی اور اپنے فانی جسم کو پتھروں، اینٹوں اور دوسری بے جان چیزوں کے حوالے کردیا۔ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما"۔ عالم کے صفحے پر ہماری ہمیشہ کی زندگی ایک ایسا نقش چھوڑ گئی ہے جو ہمیشہ باقی رہے گا۔ "ہم جہاں افغان حکومت کے اس ظالمانہ فعل کے خلاف نفرت اور انتہائی حقارت کا اظہار کرتے ہیں وہاں ان شہداء کے خاندانوں اور قادیانی فرقہ کے تمام لوگوں کو مبارکباد دیتے ہیں کہ انہوں نے اپنے عقائد پر مضبوط رہ کر دنیا میں ظاہر کردیا کہ ہندوستان اب بھی اپنے عقائد کے مقابلہ پر بڑی سے بڑی مصیبت کو لبیک کہنے کے لئے تیار ہیں"۔ تو آپ کی شہادت نے صرف کابل ہی کی سرزمین پر ایک ماضی کے بہترین اسوہ کو زندہ نہیں کیا بلکہ ہندوستان کی سرزمین بھی اس واقعہ پر فخر کرنے لگی۔

جب یہ خبر قادیان پہنچی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس سلسلے میں منعقد ہونے والے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ وہاں موجود تھے وہاں ایک اجلاس ہوا جس سے آپ نے خطاب کیا اور اس خطاب میں فرمایا۔ "مجھے جس وقت گورنمنٹ کابل کی اس ظالمانہ اور اخلاق سے بعید حرکت کی خبر ملی میں اسی وقت بیت الدعا میں گیا اور دعا کی کہ الٰہی تو ان پر رحم کر اور ان کو ہدایت دے اور ان کی آنکھیں کھول تا وہ صداقت اور راستی کو شناخت کرکے اسلامی اخلاق کو سیکھیں اور انسانیت سے گری ہوئی حرکات سے باز آجائیں۔ میرے دل میں بجائے جوش اور غضب کے بار بار اس امر کا خیال آتا تھا کہ ایسی حرکت ان کی حد درجہ بے وقوفی ہے۔

اس تقریر کے ذریعے **میں آئندہ آنے والی نسلوں کو نصیحت کرتاہوں کہ وہ طاقت اور قوت کے زمانے میں اخلاق کو ہاتھ سے نہ دیں کیونکہ اخلاق اصل وہی ہیں جو طاقت اور قوت کے وقت ظاہر ہوں۔** ضعیفی اور ناتوانی کی حالت میں اخلاق اتنی قدر نہیں رکھتے جتنی کہ وہ اخلاق قدر رکھتے ہیں جبکہ انسان برسر حکومت ہو۔ اس لئے میں آئندہ آنے والی نسلوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جب خدا تعالیٰ ان کو ہماری ان حقیر خدمات کے بدلے میں حکومت اور بادشاہت عطا کرے گا"۔ اور یہ ضرور ہوگا اٹل تقدیر ہے جو کسی قیمت بھی ٹالی نہیں جاسکتی۔ ان کی آنکھوں کے سامنے ایسا ہوگا کہ جب حکومت اور بادشاہت عطا کرے گا تو یہ حکومت اور بادشاہت ان پُرانوں کی قربانیوں کے نتیجہ میں عطا فرمائے گا۔ "تو وہ ان ظالموں کے ظلموں کی طرف توجہ نہ کریں۔ جس طرح ہم اب برداشت کررہے ہیں وہ بھی برادشت سے کام لیں۔ طاقتور ہونے کے باوجود برداشت سے کام لیں اور اخلاق دکھانے میں ہم سے پیچھے نہ رہیں بلکہ ہم سے آگے بڑھیں"۔ (الفضل قادیان ۱۹/فروری ۱۹۲۵ء)

اب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دور کی ایک اور شہادت کا ذکر کرتا ہوں جو **شیخ احمد فرقانی صاحب** کی شہادت ہے اور یہ عراق میں واقع ہوئی۔ ۱۶/جنوری ۱۹۳۵ء کو۔ ایک عرب نوجوان الحاج عبداللہ صاحب نے جو ایک نہایت مخلص احمدی ہیں اور ایک لمبا عرصہ قادیان میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آج کل اپنے وطن میں تبلیغ احمدیت میں مصروف ہیں۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا جو حال ہی میں پہنچا ہے۔ اس میں تحریر فرماتے ہیں۔ آج بغداد سے خط موصول ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ شیخ احمد فرقانی جو عرصہ دس سال سے احمدیت کی وجہ سے مخالفین کے ظلم و ستم برداشت کرتے چلے آرہے تھے جن کا لوگوں نے بائیکاٹ کر رکھا تھا، ان کو شہید کردیا گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

وہ لواء کرکوک میں اپنے گاؤں میں رہتے تھے جو بغداد سے قریباً دو سو میل کے فاصلے پر ہے۔ جب میں بغداد میں تھا تو وہ کئی ہفتے میرے پاس آکر رہتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے حد محبت اور اخلاص رکھتے تھے۔ آپ کے فارسی اور عربی اشعار سن کر وجد میں آجاتے تھے اور زار زار رونے لگ جاتے تھے۔ یہ خط ان کا الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۱۴/فروری ۱۹۳۵ء کو شائع ہوا۔ حضرت احمد الفرقانی رحمہ اللہ نے "مصائب الانبیاء والابرا ر علی ایدی السفلة والاشرار" کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی تھی جو چھپ نہ سکی لیکن اس کتاب کا ایک قیمتی اقتباس مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مرحوم نے اپنے رسالہ البشریٰ (ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق جولائی ۱۹۲۵ء صفحہ ۲۶، ۲۷) میں شائع کردیا تھا۔ اگر کسی نے یہ خط دیکھنا ہو تو اس رسالہ سے دیکھا جاسکتا ہے۔

اب اس کے بعد جو شہادت کا نمبر آتا ہے وہ بھی افغانستان ہی کی شہادت ہے۔ **ولی داد خان صاحب افغانستان** ۔ تاریخ شہادت ۱۵/فروری ۱۹۳۹ء۔ ولی داد خان صاحب جو ایک لمبا عرصہ دارالامان میں تعلیم حاصل کرتے رہے پھر وہ اپنے آپ کو تحریک جدید کے سلسلہ میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر وقف کرکے حضور کے منشاء کے بموجب تخمیناً تین سال تک مجاہد تحریک جدید رہے۔ اس کے بعد وہ بخوشی علاقہ خوست یعنی اپنے گاؤں میں جو کہ برطانوی اور افغانی حکومت کی حد فاصل پہاڑ کی چوٹی پر واقع اور بالکل آزاد علاقہ ہے آگئے جہاں اپنے چچازاد بھائی خالیداد کی لڑکی سے نکاح کیا اور خدا تعالیٰ نے ایک لڑکا بھی دیا۔

اب ان ظالموں کا کلیجہ دیکھیں۔ کیسے پتھر دل انسان ہیں جو بدبختیوں سے آج تک باز نہیں آرہے۔ لڑکے کی عمر ابھی ڈیڑھ ماہ کی ہوئی تھی کہ ان کی بیوی کے بھائیوں نے اس ننھے معصوم بچے کو قتل کردیا، ذبح کردیا اس بچے کو۔ اور پھر غالباً چوتھے دن پندرہ فروری کو نہایت بے دردی اور بے رحمی سے تین گولیوں سے ہمارے بھائی کو قتل کرکے شہید کردیا۔ تین دن تک مرحوم کو ان ظالموں نے بغیر دفن کئے رکھ چھوڑا اس کے بعد انہیں کہیں پھینک دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اب خلافت ثانیہ کے دور کی ایک شہادت جو ۱۹۴۸ء میں ہوئی اس کا ذکر کرتا ہوں۔ **ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب شہید**، امرتسر کی مشہور احمدی قاضی فیملی کے چشم و چراغ قاضی محمد شریف صاحب ریٹائرڈ انجینئر لائلپور کے صاحبزادے اور قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے (کینٹب) کے بھتیجے تھے۔ قاضی محمد اسلم صاحب مرحوم کو ہندوستان میں عظیم الشان علمی خدمات کرنے کی توفیق ملی ہے اور ان کا نام پنجاب کی علمی تاریخ میں بالخصوص ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

ڈاکٹر صاحب بہت متدین نوجوان تھے۔ انہوں نے قادیان میں بھی درویشی کے ایام کاٹے ہیں اور وہاں اپنے آپ کو وقف کیا تھا۔ زمانہ درویشی کے ابتدائی ایام نہایت وفاشعاری سے قادیان میں گزارے اور گراں قدر طبی خدمات بجالاتے رہے۔ واقعہ شہادت منقول از تحقیقاتی عدالت۔ یہ تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ شائع ہوئی ہے اس میں سے یہ واقعہ لیا گیا ہے۔ جج لکھتے ہیں مرزا بشیر الدین محمود احمد ۱۹۴۸ء کے موسم گرما میں کوئٹہ میں مقیم تھے۔ ان کی موجودگی میں ایک نوجوان فوجی افسر میجر محمود جو احمدی تھا نہایت وحشیانہ طریقے سے قتل کردیا گیا۔ ریلوے کے مسلم ملازمین کی ایسوسی ایشن نے ایک جلسہ عام کا اعلان کیا تھا جو ۱۱/اگست ۱۹۴۸ء کو منعقد ہوا۔ اس جلسے میں بعض مولویوں نے تقریریں کیں اور ہر شخص نے اپنی تقریر کے لئے ایک ہی موضوع یعنی ختم نبوت اختیار کیا۔ ان تقریروں کے دوران قادیانیوں کے کفر اور اس کے نتائج کی طرف بار بار اشارے کئے گئے۔

ابھی یہ جلسہ ہو رہا تھا کہ میجر محمود ایک مریض کو دیکھنے کے بعد واپس آتے ہوئے جلسہ گاہ کے پاس سے گزرے۔ اب یہ جو واقعہ ہوا ہے یہ بظاہر ایک حادثہ ہے مگر بلاشبہ یہ مشیت ایزدی تھی کہ عین جلسے کے سامنے پہنچ کر ان کی موٹر کار ٹھہر گئی اور اس کو دوبارہ چلانے کی ہر کوشش ناکام ہوگئی۔ عین اس موقع پر ایک ہجوم موٹر کار کی طرف بڑھا اور اس نے میجر محمود کو گھسیٹ کر نیچے اتار لیا۔ میجر محمود نے بھاگ کر جان چھڑانے کی کوشش کی لیکن ان کا تعاقب کیا گیا۔

اب دیکھیں شہادت کے وقت یہ بھاگنے کا کیا مطلب ہے۔ ایک کابل کا شہزادہ ہے جو شہادت کی طرف بھاگ رہا ہے اور کچھ دوسرے ہیں جو شہادت سے بھاگ رہے ہیں۔ یہ کیوں ہے!؟۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کو بار بار یہ سمجھایا جاچکا ہے اور سمجھایا جاتا رہے گا کہ اپنی شہادت کے وقت جوابی کارروائی نہ کریں کیونکہ اس کے نتیجہ میں پھر اور بھی اشتعال پھیلتا ہے اور بہت سے معصوم مارے جاتے ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ میجر صاحب شہید مجبور تھے کہ ان لوگوں کے چنگل سے نکلیں اور ان کی جوابی کارروائی سے کسی شخص کو کوئی گزند نہ پہنچ جائے جس کو بہانہ بنا کر پھر سارے پاکستان میں اشتعال انگیزی کی جاسکتی تھی۔ تو بعض باتیں سمجھانی پڑتی ہیں ورنہ تو عجیب لگتا ہے کہ ایک احمدی شہادت سے جہاں تک ممکن ہو بھاگنے کی کوشش کررہا ہے۔

چنانچہ آخر پتھر اور چھرے مار مار کر ان کو ہلاک کردیا گیا۔ ان کی پوری انتڑیاں پیٹ سے باہر نکل آئیں۔ ان کی نعش کے پوسٹ مارٹم معائنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے جسم پر کند اور تیز دھار والے ہتھیاروں سے لگائے گئے چھبیس (۲۶) زخم تھے اور موت ایک تو صدمے سے دوسرے

داخلی جریان خون یعنی خون اندر بہت بہہ جانے کی وجہ سے واقعہ ہوئی جو بائیں پھیپھڑے، بائیں گردے اور جگر کے دائیں کنارے کے زخموں سے جاری ہوا تھا۔ عدالت لکھتی ہے کوئی شخص بھی اسلامی شجاعت کے اس کارنامے کی نیک نامی لینے پر آمادہ نہ ہوا اور بے شمار عینی شاہدوں میں ایک بھی ایسا نہ نکلا جو ان غازیوں کی نشاندہی کر سکتا یا کرنے کا خواہشمند ہوتا جن سے یہ "بہادرانہ" فعل صادر ہوا۔ لہذا اصل مجرم شناخت نہ کئے جاسکے اور مقدمہ بے سراغ ہی داخل دفتر کر دیا گیا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ردّ عمل۔ آپ نے ۲۱ر ظہور / اگست ۱۹۴۸ء کو خطبہ جمعہ میں ان الفاظ میں اس شہادت پر تبصرہ کیا۔ "میجر محمود احمد صاحب کی شہادت کا رد عمل لوگوں کے اپنے اپنے نظریہ کے مطابق ہوا ہوگا"۔ اب یہ بھی حضرت مصلح موعود کا انصاف ہے کہ سب کو ملزم نہیں کر رہے بلکہ جانتے ہیں کہ بہت سے شریف لوگ وہاں موجود ہونگے جنہوں نے س بات کو ناپسند کیا ہوگا مگر چونکہ شرافت آج کل بزدل اور گونگی ہو چکی ہے اس لئے ہمیں ان کا علم نہیں ہو سکتا۔ فرماتے ہیں اپنے اپنے نظریہ کے مطابق ہوگا۔ "بعض کا برُا اور غیر اسلامی رد عمل ہوگا اور بعض کے نزدیک اس کا رد عمل اچھا ہوا ہوگا"۔ لیکن ایک رد عمل تو بہر حال ایسا ہوتا ہے جو دیر تک چلتا رہتا ہے اور جس کے نتیجہ میں لوگوں کو حق قبول کرنے کی توفیق بھی ملتی رہتی ہے۔

فرماتے ہیں "یہ حملہ جو میجر محمود پر کیا گیا ہے، ہے تو اتفاقی حادثہ در حقیقت یہ حملہ احمدیت پر کیا گیا ہے۔ میجر محمود تو وہاں اتفاقاً چلے گئے اگر کوئی اور احمدی ہوتا تو اس کے ساتھ بھی یہی واقعہ پیش آتا کیونکہ میجر محمود پر کسی ذاتی عناد کی وجہ سے حملہ نہیں کیا گیا بلکہ ان کے احمدی ہونے کی وجہ سے ایسا ہوا ہے...... اس واقعہ سے **ہمارے اندر جو ردعمل ہونا چاہئے وہ یہ ہے کہ ہم پہلے سے بھی زیادہ انہماک اور تندہی سے تبلیغ کی طرف متوجہ ہوں۔ ماموربن کی جماعتوں پر ظلم ہوتے ہیں اور وہ ظلموں کے نیچے بڑھتی اور پھولتی ہیں۔** دشمنوں میں بھی شریف الطبع انسان ہوتے ہیں ان کے اندر ظلموں کو دیکھ کر دلیری پیدا ہو جاتی ہے اور سلسلے میں داخل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ میجر محمود کی شہادت کے بعد ایک دوست آئے۔ ان کے دل میں احمدیت کی سچائی گھر کر گئی۔ پہلے بھی وہ سچائی کے قائل تھے لیکن ایمانی جرأت پیدا نہ ہوئی تھی۔ اس واقعہ نے ان کے اندر ایمانی جرأت پیدا کر دی اور وہ یہ کہتے ہوئے کہ میجر محمود احمد صاحب کی خالی جگہ اور اس کمی کو پورا کرنے کے لئے احمدیت میں داخل ہوتا ہوں، احمدیت میں داخل ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں بھی حضرت حمزہؓ اور حضرت عمرؓ کے واقعات اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ وہ ظلموں سے متاثر ہو کر ایمان کی روشنی سے منور ہوئے تھے۔ تو اس قسم کے ظلم و تشدد کے واقعات جماعت کی ترقی کا باعث ہوتے ہیں۔ اس لئے ہمیں زیادہ سے زیادہ وقت تبلیغ پر صرف کرنا چاہئے تا صحیح عقائد ان پر واضح ہو جائیں اور احمدیت کی سچائی کھل جائے"۔

اب **ماسٹر غلام محمد صاحب** کی شہادت کا ذکر کرتا ہوں جو یکم اکتوبر ۱۹۵۰ء کو ہوئی۔ یہ صوبہ سرحد کے یا غیر ملکوں کے نہیں پاکستان میں ہونے والے واقعات ہیں۔ میجر محمود کا واقعہ بھی پاکستان ہی میں ہوا ہے۔ اب پاکستان کے واقعات میں یہ دوسرا واقعہ ہے۔ یکم اکتوبر ۱۹۵۰ء کو ایک احمدی مولوی نور دین سات دوسرے احمدیوں کے ساتھ تبلیغی مہم پر چک نمبر ۵ میں گیا۔ یہاں کے غیر احمدیوں نے ان مبلغوں کو گھیر لیا۔ پھر ان پر کیچڑ پھینکی اور ان کے چہروں پر کالک ملی اور گندے پانی میں سے انہیں ہنکا کر ریلوے سٹیشن اوکاڑہ تک پہنچایا۔ پولیس میں اس واقعہ کی رپورٹ لکھوائی گئی جس پر ایک شخص مولوی فضل الٰہی زیر دفعہ ۱۴۷، ۳۴۲ زیر حراست لے لیا گیا۔ دشمن یہ بہانہ ڈھونڈتے ہیں کہ ہمارے کسی مولوی کو پکڑیں یا کوئی جوابی کارروائی کریں تو اس کے نتیجہ میں ہم سارے ملک ایک آگ لگا سکیں۔

اس گرفتاری کے خلاف احتجاج کے طور پر اوکاڑہ میں دکانیں بند ہو گئیں اور تین اکتوبر کی رات کو ایک جلسہ عام ہوا جس میں ہزاروں اشخاص شامل ہوئے۔ بہت سے مقررین نے تقریریں کیں جو بے انتہا اشتعال انگیز تھیں۔ ایک مقرر نے جلسہ کے نوجوان حاضرین سے اپیل کی کہ مرزائی فتنے سے قوم کو نجات دلاؤ اور بہت سے واقعات بیان کئے، علم دین شہید کے اور دوسرے واقعات۔ یہ ایک لمبی تفصیل ہے جس میں جانے کی ضرورت نہیں۔ یہ تقریر سننے کے بعد محمد اشرف نے جو تقریریں سن چکا تھا ایک چھرے سے مسلح ہو کر غلام محمد کا تعاقب کیا جبکہ وہ اوکاڑہ جا رہا تھا۔ محمد اشرف نے غلام محمد کو ایک نہر کے قریب جا لیا اور اس کے چھرا گھونپ دیا۔ غلام محمد کا زخم کاری تھا چنانچہ وہ تھانے کو لے جانے سے پہلے ہی مر گیا۔ محمد اشرف ایک مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا جہاں اس نے یہ بیان دیا۔ تفصیل اس کے منہ سے سنئے۔ پہلے یہ کہا کہ ستمبر میں پھر کہا کہ اکتوبر کی تیسری تاریخ کو اوکاڑہ میں ایک جلسہ ہوا جس میں رضوان، بشیر احمد، مولوی ضیاء الدین، قاضی عبدالرحمٰن، چوہدری محبوب عالم اور صدر جلسہ نے جو غالباً قاضی تھے پرجوش تقریریں کیں جن میں بتایا کہ مرزائی نبی کریم ﷺ کو گالیاں دیتے ہیں۔ ہم حضور کی عظمت کے لئے اپنی جانیں دے دیں گے۔ تقریر میں یہ کہا گیا کہ جو لوگ ان کو پہچان کر نابود کرنے پر آمادہ ہیں وہ اپنے ہاتھ اٹھائیں۔ جلسے میں علم دین غازی کا بھی ذکر کیا گیا اور اس کی سرگزشت سنائی گئی......"۔ یہ ساری تحریر میں نے اپنے قلم سے کاٹی ہوئی تھی وہ پرائیویٹ سیکرٹری نے غلطی سے لکھ دی ہے تو اصل حصہ ان کے قتل کے واقعہ کا میں اس شخص کے الفاظ میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے:

"میں سائیکل پر چک نمبر ۴۸ گیا جہاں ماسٹر تفریحی چھٹی پر اپنے گھر گیا ہوا تھا۔ میں چک میں ٹھہرا رہا تاوقتیکہ وہ سکول میں آ گیا۔ گاؤں کے چوک کی ایک دکان پر میں نے ایک سگریٹ پیا۔ جب میں باہر نکلا ماسٹر سکول میں نہ تھا۔ مجھے یقین تھا کہ ماسٹر مرزائی ہے اور میں اسی نیت سے آیا تھا۔ چک میں میں نے ایک سید سے پوچھا کہ آیا حضور نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ہمارے بچوں کو پڑھانے پر کوئی کافر مقرر تھا۔ اس ماسٹر کا کیا حق ہے کہ وہ ہمارے چک میں مقیم ہے، زمین الاٹ کرا رکھی ہے اور بچوں کو پڑھا رہا ہے۔ اس کے بعد میں نے ایک لڑکے سے پوچھا کہ ماسٹر کہاں گیا ہے۔ اس نے بتایا کہ وہ چک ۳R/۴۰ کو گیا ہے۔ میں نے پوچھا سائیکل پر یا پیدل جواب ملا سائیکل پر۔ میرے پاس اس وقت ایک چھرا تھا میں نے اس کو دو میل کے فاصلے پر جا لیا اور وہاں میں نے اپنے سائیکل سے اتر کر اس کے سائیکل کو دھکا دیا اور اسے گرا لیا۔ میں نے ماسٹر کو چھرے سے ایک ضرب لگائی اور وہ بھاگ کر چھوٹی نہر کے پانی میں گھس گیا۔ چھرا ٹھیک نہ رہا۔ میں نے اسے درست کیا اور پھر پانی میں اور ضربیں لگائیں۔ میں اس کو مار رہا تھا م کہ اِدھر اُدھر سے کچھ لوگ جمع ہو گئے اور انہوں نے مجھے روکا۔ میں نے ان سے کہا مجھے نہ روکو میں ایک کافر کو قتل کر رہا ہوں اور ایک اجنبی شخص نے مجھ سے سوالات کئے۔ میں نے اس کو بھی یہی بتایا کہ میں نے ایک کافر کو ہلاک کر دیا ہے۔ پھر میں اوکاڑہ چلا آیا۔ اوکاڑہ آکر کسی نے اس سے کوئی باز پرس نہیں کی۔

جتنے بھی احمدیوں کے قاتل ہیں ان کے خلاف قانون مجرم ہے۔ کسی انگریز مفکر نے بہت اچھی بات لکھی تھی کہ **دنیا میں سب سے زیادہ بھیانک مظالم اس ملک میں توڑے جاتے ہیں جہاں قانون مجرم ہو چکا ہو۔** اگر قانون مجرموں کی پشت پناہی کرتا ہے تو وہاں سب سے زیادہ بھیانک مظالم معصوموں پر توڑے جاتے ہیں۔ یہ فقرہ بعینہ پاکستان پر چسپاں ہوتا ہے۔

اب میں **چوھدری بدردین صاحب آف راولپنڈی** کی شہادت کا ذکر کرتا ہوں جو ۱۰ر اکتوبر ۱۹۵۰ء کو ہوئی۔ ماسٹر غلام محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دردناک شہادت کا زخم بالکل تازہ ہی تھا کہ صرف چند روز بعد جماعت احمدیہ راولپنڈی کے ایک سادہ مزاج اور خاموش طبع بزرگ اور صحابی چوہدری بدر دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لدھیانوی گولی مار کر شہید کر دئے گئے۔ چوہدری صاحب موصوف ۱۸۹۰ء میں پیدا ہوئے تھے۔ ابتدائی تعلیم قادیان میں پائی۔ انہوں نے ۱۸۹۹ء کے لگ بھگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ عرصۂ دراز تک جماعت احمدیہ لدھیانہ کے سیکرٹری مال اور سیکرٹری امور عامہ رہے۔ فسادات ۱۹۴۷ء میں آپ گوالمنڈی راولپنڈی میں پناہ گزین ہو گئے تھے۔

راولپنڈی میں احرار کانفرنسوں نے سخت اشتعال پھیلا دیا اور ۱۰ر اکتوبر ۱۹۵۰ء ساڑھے چھ بجے شام گوالمنڈی کے باغیچہ میں آرہے تھے کہ فائر بریگیڈ کے پاس ایک شخص ولایت خان نے ان پر پیچھے سے فائر کیا اور گولی ان کی پشت کو چیرتی ہوئی پیٹ کی طرف سے نکل گئی۔ اتفاق سے اس وقت ایک سب انسپکٹر پولیس نے جو کسی کام کے تعلق میں باہر سے راولپنڈی آئے ہوئے تھے قاتل کو گولی چلاتے دیکھ لیا اور اسے موقع پر ہی گرفتار کر کے اس کا پستول چھین لیا اور جیسا کہ تحقیقاتی عدالت فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء کے فاضل ججوں نے اپنی رپورٹ میں ذکر کیا ہے عینی شاہدوں میں سے ایک نے جس پر سیشن جج اور ہائی کورٹ دونوں نے اعتبار کیا ہے یہ بتایا کہ مجرم کو عین موقع پر گرفتار کیا گیا تو اس نے خود یہ اقرار کیا کہ میں نے بدر دین کو اس لئے ہلاک کیا ہے کہ وہ احمدی ہے۔ اور اس کا کچھ نہیں بنا۔

چوہدری بدر دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ گولی لگنے سے گر پڑے۔ ان کے ایک داماد ڈاکٹر میر محمد صاحب قریشی نے آپ کو ایمبولینس کار کے ذریعے سول ہسپتال پہنچایا مگر آپ جانبر نہ ہو سکے اور اگلے دن گیارہ بجے کے قریب ساٹھ سال کی عمر میں آپ کو شہادت کے ذریعے عمر جاودانی نصیب ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بے ہوشی کے عالم میں بھی آپ کی زبان پر مسنونہ دعائیں اور کلمہ طیبہ جاری رہا۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے مگر آپ نے اپنے پیچھے چونتیس افراد کا کنبہ بطور یادگار چھوڑا ہے۔

اب صوبہ سرحد میں ہونے والی ایک شہادت کا ذکر کرتا ہوں یہ کیونکہ ایسے ضلع کی شہادت ہے جو کبھی سرحد میں بھی شمار ہوتا ہے، کبھی پنجاب میں بھی شمار ہوتا ہے یعنی ضلع ہزارہ تحصیل مانسہرہ، **مولوی عبدالغفور صاحب۔** آپ دس برس کی عمر میں قادیان پہنچے اور ۱۹۰۶ء میں حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ آپ کو قادیان کی پیاری اور پُر انوار برکت سے اس قدر محبت اور عقیدت ہو گئی کہ اپنے بڑے بھائی حکیم نظام جان صاحب رضی اللہ عنہ کو بھی آنے کی ترغیب دی جس پر حکیم صاحب مستقل ہجرت کر کے قادیان ہی کے ہو گئے۔ آپ کا معمول تھا کہ روزانہ اذان سے پہلے اٹھتے اور اپنے ملازم کو ہمراہ لے کر دریا سے پار چکیوں پر چلے جاتے تھے۔ نماز فجر وہیں ادا کرتے اور اسی عرصہ میں ان کا سات سالہ بچہ عبداللطیف چائے لے کر وہاں پہنچ جاتا۔ دونوں

ناشتہ کرتے اور زمین کی دیکھ بھال کے بعد اپنے گاؤں لوٹ آتے۔

۲۱/ستمبر کو بوقت صبح آٹھ بجے آپ اپنے بچے عبداللطیف کو لے کر اپنے گھر سے پن چکیوں کی نگہداشت کے لئے نکلے۔ آپ چار فرلانگ تک گئے تھے کہ ایک کمین گاہ سے آپ پر بندوق کا فائر کیا گیا۔ اس کے بعد آپ **کو اور آپ کے بچے کو** کلہاڑی سے شہید کر دیا گیا۔ ظالم قاتل بھاگ گئے اور بے گور و کفن لاش کی نگرانی آپ کا گھریلو کتا کرتا رہا جو کبھی آپ کی نعش کی طرف جاتا اور کبھی ان کے بچے کی نعش کی طرف جاتا تھا۔ پس دیکھو کتے کو بھی خدا تعالیٰ نے ان بد بختوں پر یہ فضیلت بخشی ہے۔ وہ شہید کی نعشوں کی نگرانی کر رہا تھا اور ظالم اس سے بے پرواہ ہو کر اپنی خباثتوں میں مصروف ہو چکے تھے۔ مولوی عبدالغفور صاحب نے اپنے پیچھے ایک بیوہ، تین لڑکے اور تین لڑکیاں یادگار چھوڑیں۔ **اب ان سب کے خاندان گواہ ہونگے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر کتنے فضل نازل فرمائے ہیں۔ دنیا تو ان واقعات کو بھول سکتی ہے مگر خدا کبھی نہیں بھولتا اور اپنے بے شمار انوار کے ذریعے ان کی اولاد در اولاد پر ثابت کرتا چلا جاتا ہے کہ تم جو کچھ دنیا میں پا رہے ہو اور جو آخرت میں پاؤ گے وہ تمہارے بزرگ شہداء کی برکت ہے۔**

اب یہ واقعہ۔ شہادت ۱۹۵۶ء کی **محترم داؤد جان شہید صاحب** کی ہے، یہ بھی صوبہ سرحد کے ہیں اور وہیں شہید کئے گئے۔ ۲۳/مارچ ۱۹۵۶ء کو خطبہ ثانیہ کے بعد حضرت مصلح موعودؓ نے نماز ہائے جنازہ کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا، ”چوتھا جنازہ جو بہت تکلیف دہ ہے کابل کے ایک احمدی دوست داؤد جان صاحب کا ہے۔ یہ مخلص دوست جلسہ پر ربوہ آئے ہوئے تھے۔ واپس گئے تو بعض لوگوں نے ان کی شکایت حکام کے پاس کر دی۔ انہوں نے بلا کر دریافت کیا کہ تم ربوہ گئے تھے؟۔ انہوں نے کہا ہاں میں ربوہ گیا تھا۔ اس پر انہیں قید کر دیا گیا مگر ان کی قوم کی اس سے تسلی نہ ہوئی۔ چنانچہ ایک بہت بڑے ہجوم نے قید خانے پر حملہ کر دیا اس کے دروازے اور کھڑکیاں توڑ دیں اور پھر انہیں نکال کر باہر لے گئے اور کھلے میدان میں انہیں کھڑا کر کے شہید کر دیا۔

ان کی شہادت پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ”مرنا تو سب نے ہے لیکن اس قسم کی موت بہت دکھ اور تکلیف کا موجب ہوتی ہے اور مارنے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مستحق بناتی ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا کہ تو اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک صحابی نے پوچھا یا رسول اللہ مظلوم کی مدد تو سمجھ میں آ گئی ہے لیکن ظالم کی مدد کیسے کی جائے۔ آپ نے فرمایا ظالم کو ظلم سے روکو یہی اس کی مدد ہے۔ پس تم دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کی حفاظت فرمائے اور جن لوگوں نے غلطی کی ہے انہیں بھی ہدایت دے تا بجائے اس کے کہ وہ احمدیوں کے خلاف تلوار اٹھائیں ان کے دل احمدیت کے نور سے منور ہو جائیں اور انہیں نیکی کی راہوں پر چلنے کی توفیق نصیب ہو“۔ (روزنامہ الفضل ۱۳/اپریل ۱۹۵۶ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطبہ فرمودہ ۳۰/مارچ ۱۹۵۶ء مطبوعہ الفضل سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں کھلے میدان میں کھڑا کر کے گولی مار کر شہید کر دیا گیا تھا۔

اب حضرت مصلح موعودؓ کے دور میں ہونے والی بے شمار شہادتوں میں سے میں اب ایک آخری شہادت کا تذکرہ کرتا ہوں۔ شہید مرحوم **ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب ابن خان میر خان صاحب افغان** تھے۔ یہ خان میر خان حضرت مصلح موعودؓ کے ایک جانثار محافظ تھے اور ایسا کام کرتے تھے صرف حفاظت کا ہی نہیں بلکہ سامان وغیرہ بھی خود اٹھا اٹھا کر گاڑیوں میں رکھنا اور بچوں کی بھی حفاظت کرنا، ان کی بھی دلداری کرنی۔ غرضیکہ حضرت مصلح موعودؓ کے پہرہ داروں میں سے خان میر ایک بے مثل پہریدار تھے۔

مریم سلطانہ جو ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب، آپ کے بیٹے کی بیگم اور آپ کی بہو تھیں وہ بیان کرتی ہیں کہ میں اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ ضلع کوہاٹ کے علاقہ ٹل میں مقیم تھی۔ اس علاقے میں کوئی احمدی گھرانہ نہ تھا۔ ۱۹۵۶ء میں وہاں مخالفت کی آگ بہت بھڑکی۔ ۲۹/جون ۱۹۵۶ء کو مخالفین میرے خاوند کو دھوکہ دے کر ایک مریض کے علاج کے لئے پانچ چھ میل دور علاقہ غیر میں لے گئے۔ یہ سراسر جھوٹ بول کر لے جانے والا گاؤں کا ایک ملاں تھا۔ اس نے انسانی ہمدردی کے نام پر ان سے اپیل کی کہ سات میل دور تمہیں جانا پڑے گا مگر ایک مریض ہے اور اس کی خاطر اگر تمہارے دل میں سچی ہمدردی ہے انسانیت کی تو وہاں پہنچو اور اس کا علاج کرو لیکن جونہی یہ بدبخت گاؤں پہنچا اس نے نہایت غضبناک آواز میں اعلان کیا کہ یہ قادیانی ڈاکٹر ہے میں اسے نہیں چھوڑوں گا جب تک اسے گولی نہ ماروں اور وہیں گولی مار کر شہید کر دیا۔

مریم سلطانہ کو شہادت کی خبر ملی تو اردگرد کوئی بھی ان کا ہمدرد نہ تھا۔ سب مخالف تھے۔ لیکن بڑی بہادر خاتون تھیں۔ یہ ہمت کر کے، بچوں کو خدا کے سپرد کر کے اپنے میاں کی نعش لینے کے لئے نکل کھڑی ہوئیں۔ جس قسم کے حالات تھے نعش کا ملنا ممکن نظر نہیں آتا تھا لیکن آپ لاش کی تلاش میں سرگرداں پھرتی رہیں۔ کہتی ہیں کہ میں لاش تلاش کرتی پھرتی تھی اور شہر کے لوگ میرے شوہر کے قتل پر خوشیاں منا رہے تھے۔ میں نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ پھر کوئی میرے غم میں شریک نہ تھا۔ آخر انہوں نے یعنی مریم نے آخر لاش حاصل کر ہی لی اور ٹرک کا انتظام بھی خود ہی کیا۔ بڑی بہادر خاتون تھیں، خود اکیلے ہی یہ سارے کام کئے۔ ٹرک کا انتظام کر کے اس میں لاش رکھ کر چاروں بچوں کو ہمراہ لے کر ربوہ روانہ ہو گئیں۔

کہتی ہیں میں آہوں اور سسکیوں میں زیر لب دعائیں کرتی رہی اور ان کے شوہر کی دکان بھی لوٹ لی گئی۔ قاتل وہاں دندناتا پھرتا تھا لیکن کوئی اسے پکڑنے والا نہ تھا لیکن خدا کی پکڑ سخت ہوتی ہے۔ اب یہ وہ آخری بات ہے جس سلسلے میں میں جماعت کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ **جتنے بھی احمدیوں کو شہید کرنے والے ظالم لوگ ہیں ان کی خبر تو لے کر دیکھیں کہ حکومت کی پکڑ سے تو وہ بچ گئے لیکن ان پر خدا کی کیسی پکڑ آئی۔** میں جب وقف جدید میں تھا تو مجھے یہ شوق تھا، میں جستجو کیا کرتا تھا تو ایک خاندان کے متعلق جس نے بہت ظالمانہ طریق پر ایک احمدی کو مارا تھا اس کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ سارا خاندان ایک حادثہ میں بس میں جل گیا اور تمام کے تمام جل کے مر گئے۔ پس اس پہلو سے بھی مجھے شوق تھا کچھ مواد میں نے وہاں اکٹھا کروایا تھا وہ اللہ بہتر جانتا ہے کہاں گیا۔ لیکن **احمدی محققین کو یا جن جن علاقوں میں یہ لوگ بستے ہیں جو قتل کرنے کے بعد دندناتے پھرتے تھے ان کے علاقے کے احمدیوں کو چاہئے کہ ان کے حالات جمع کریں اور دیکھیں کہ خدا کی تقدیر نے ان کو کیسے پکڑا۔**

اب ان کے بیان کے مطابق میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ یہ شخص جو دندناتا پھرتا تھا یہ پاگل ہو گیا اور دیوانگی کی حالت میں گلیوں میں نیم برہنہ پھرتا رہا اور کچھ عرصہ نظر آنے کے بعد کہیں ہمیشہ کے لئے گم ہو گیا۔ وہ ملاں جو مریض دکھانے کے بہانے ڈاکٹر کو بلانے آیا تھا وہ بھی اپنے بھائی کے ہاتھوں بیوی بچوں سمیت قتل ہو گیا۔ تو اللہ کی پکڑ ڈھیل تو دکھاتی ہے مگر بہت سخت ہوا کرتی ہے۔ مگر ہمارے ارباب حل و عقد کو تو خدا کی پرواہ کوئی نہیں۔ یہ تو تاریخ ان کو بتائے گی کہ یہ کہاں جا رہے ہیں اور کس گڑھے میں کود رہے ہیں اور سارے ملک کو اپنے ساتھ جہنم میں داخل کر رہے ہیں۔ آج کل جو وہاں حال گزر رہا ہے، گلی گلی ظلم کا شکار بن چکی ہے، اتنے بھیانک مظالم ہو رہے ہیں کہ انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ **مَزَّقْنٰهُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَّ سَحَّقْنٰهُمْ تَسْحِيْقًا کی تقدیر ہے جو پاکستان میں چلتی دکھائی دے رہی ہے۔ مَزَّقْنٰهُم کی چکی کے نیچے یہ سارے پیسے جا رہے ہیں اور کسی کو پتہ نہیں کہ ابھی مرنے کے بعد ایک اور چکی میں بھی پیسے جائیں گے جس کا پیسا جانا ہمیشہ کے لئے یا اتنے لمبے عرصہ کے لئے ہے جسے ہمیشگی کہا جا سکتا ہے۔** اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو ہدایت عطا فرمائے۔


# SALE سیل سیل SALE

فرینکفورٹ مین ریلوے سٹیشن کے بالکل قریب ویسٹ ہافن میں عرصہ دراز سے گروسری کا ویئر ہاؤس۔
ہم اشیاء خور و نوش ڈائریکٹ امپورٹ کرتے ہیں

**محدود مدت کے لئے درج ذیل آئٹم پر سیل جاری ہے**

| | |
|---|---|
| (۱) ٹلڈا باسمتی چاول (۱۰ کلو) | 9-90 DM |
| (۲) دال چنا (۲ کلو) | 3-90 DM |
| (۳) سپر کرنل باسمتی چاول (۱۰ کلو) (اعلیٰ کوالٹی) | 4-00 DM |
| (۴) بیسن (۲ کلو) | 4-50 DM |
| (۵) بیسٹ کوالٹی آٹا (۱۰ کلو) | 7-50 DM |
| (٦) تازہ سبزی ہر قسم (فی کلو) | 6-90 DM |
| (۷) اچار مختلف اقسام فی شیشی | 3-00 DM |

TILDA
SHEZAN
TRS
MEHRAN
RUBICON
TRIPLE
LION
PASCO
PEARL

**اس کے علاوہ حلال چکن، لیگ پیس، حلال کباب و برگر بھی موجود ہیں**

**گاڑیوں کے لئے وسیع پارکنگ بھی موجود ہے**

**IVNIT ENTERPRISES**

Westhafen Halle - 3

60327-Frankfurt/M

Tel: 069-237534 Fax: 069-233800

# سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ جرمنی ۱۲؍مئی تا ۲۴؍مئی ۱۹۹۹ء کی مصروفیات کی ایک جھلک

(رپورٹ: صادق محمد طاھر۔جرمنی+ابو لبیب۔برطانیه)

(دوسری قسط)

## ۱۶؍مئی بروز ہفتہ

## طلباء کے ساتھ مجلس سوال وجواب

۱۶؍مئی بروز اتوار قریباً ۱۱بجے قبل دوپہر طلباء کی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ساتھ مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔ یہ مجلس بھی بہت دلچسپ رہی اور احمدی طلباء نے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ سے مختلف امور سے متعلق رہنمائی حاصل کی اور آپ کے جوابات سے مستفیض ہوئے۔ چند ایک اہم سوالات مع مختصر جوابات اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین ہیں:۔

☆......ایک سوال یہ کیا گیا کہ آرٹیفیشل انٹیلی جینس (مصنوعی ذہانت) کو کس حد تک کمپیوٹر میں منتقل کیا جاسکتا ہے؟

حضور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ کوئی مصنوعی ذہانت خدا تعالیٰ کی عطا کردہ ذہانت سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔ یہ بنیادی حقیقت یاد رہے تو پھر مصنوعی ذہانت جتنے چاہے کام دکھائے انسان اس سے مرعوب نہیں ہو سکتا۔

☆......کیا اسلامی شریعت کے لحاظ سے Shares لینے جائز ہیں؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ Shares تو اکثر دھوکہ بازی ہے۔ اسلامی اقتصادی نظام کے لحاظ سے تو وہ نظام جو سود پر مبنی ہو اس کے بچے بھی سودی پیدا ہوتے ہیں۔ موجودہ مانیٹری سسٹم اکثر Shares کے ذریعہ روپیہ کو چند ہاتھ میں اکٹھا کرتے ہیں۔ احمدیوں کو چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو Shares کے کاروبار سے بالکل الگ ہوں۔

☆......کوسوا کے حوالے سے سوال کیا گیا کہ کیا یہ جنگ تیسری جنگ کا سبب بن سکتی ہے اور جماعت احمدیہ اس بارہ میں کیا کر سکتی ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ کوسوا کی جنگ تیسری جنگ کا سبب بن سکتی ہے۔ جماعت احمدیہ دو قسم کے کام کر سکتی ہے جو کر بھی رہی ہے۔ ایک تو ان کے دانشوروں کو متنبہ کرنا ہے کہ دیکھو ایسی حرکتیں نہ کرو جو تیسری جنگ پر منتج ہو سکتی ہیں۔ یہ انتباہ ہے جو میں بھی کرتا رہتا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ کوشش کی بات ہے لیکن قرآن کریم کی پیشگوئیوں سے قطعیت کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے کہ تیسری جنگ تو ہونی ہی ہے۔ ہمیں اپنی کوشش کا نیک ثواب تو مل جاتا ہے لیکن اس کا نتیجہ وہ نہیں نکلے گا کیونکہ اس جنگ کے بغیر اسلام کی طرف یہ متوجہ ہو ہی نہیں سکتے۔

حضور نے فرمایا کہ کوسوا کے جو حالات ہیں سوال یہ ہے کہ کیا یہ اس جنگ پر منتج ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ بعید نہیں کہ اس جنگ کے نتیجہ میں جو غلطیاں سرزد ہوئی ہیں اس کے نتیجہ میں روس اور چین ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہو جائیں جو اس سے پہلے نہیں تھے۔ پھر کوریا کے ساتھ مل کر ایسی طاقت بن سکتے ہیں جو بہت بڑی ایٹمی طاقت رکھتی ہے۔ پھر یہ خطرہ ہے کہ کسی غلطی کی وجہ سے ایٹمی جنگ شروع ہو جائے۔ اگر وہ شروع ہو جائے تو پھر ساری دنیا ہی اس خوفناک جنگ کی لپیٹ میں آجائے گی۔ اگر ایسا ہو تو احمدیوں کے لئے تو ایک ہی اعجاز ہے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر میں ہے کہ:

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

اس وقت جو اللہ تعالیٰ سے سچا پیار رکھتے ہیں وہی بچائے جائیں گے۔

☆......ایک سوال یہ کیا گیا کہ وہ لوگ جو سفروں پر رہتے ہیں وہ اگر پوری نماز پڑھ لیں تو کیا انہیں زیادہ ثواب نہیں ملے گا؟

حضور نے فرمایا کہ بنیادی نیکی یہ ہے کہ خدا کی خاطر جو بھی وہ تعلیم دیتا ہے اسے قبول کیا جائے۔ اگر وہ سہولت دیتا ہے تو اس سہولت کا انکار کرنا نیکی نہیں ہے اس لئے مسئلہ سمجھنا چاہئے۔

☆......ایک خادم نے سوال کیا کہ کیا جماعت کے آفیشل کام ہم E-Mail کے ذریعے کر سکتے ہیں؟

اس کا جواب دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس بارہ میں میں متعلقہ محکمہ کو ہدایت دے چکا ہوں۔ میرے نزدیک اس کا استعمال کم سے کم کرنا چاہئے۔ یہ سب نئے نظام امریکن انٹیلی جینس کے پیدا کردہ ہیں اور انہی کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ اس ذریعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ جن کو پکڑنا چاہتے ہیں ان کے متعلق مواد تیار رکھتے ہیں۔ یہ تو اللہ کا فضل ہے کہ جماعت کا کوئی خفیہ نظام ہے ہی نہیں لیکن کیا ضرورت ہے کہ ہم خواہ مخواہ ان کی نظروں میں آتے رہیں۔ جماعت کو تو خطرہ نہیں مگر انفرادی طور پر ایسا خطرہ ہے کہ بعض بیوقوف ایسی حرکت کر جائیں جس سے جماعت کے لئے مشکلات پیش آئیں۔ یہ وہ خطرہ ہے جس پر میری نظر رہتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس کی ایک مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان میں ایک مرکزی وزیر نے جن کا ایک احمدی دوست ہے اسے یہ اطلاع دی کہ ربوہ سے E-Mail کے ذریعہ صدر رفیق تارڑ کے متعلق یہ خبر شائع کروائی گئی ہے کہ وہ مر گیا ہے۔ اس طرح بے وجہ Panic پھیلانے کی مہم شروع ہو گئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ کوئی دشمن احمدیت بھی E-Mail کا بہانہ رکھ کر ایسی خبریں بھیج سکتا ہے جو جماعت کے لئے مشکل پیدا کر سکتی ہیں۔ ہم نے کہا کہ جماعت کو تو اس سے قطعاً کوئی دلچسپی نہیں کہ وہ مرتا ہے یا جیتا ہے۔ آخر اس نے خدا کے حضور تو جانا ہی ہے۔ تو جماعت نے ان کی تسلی کرائی کہ جماعت کو اس قسم کی بیہودہ حرکتوں کی نہ ضرورت ہے، نہ ان میں دلچسپی ہے۔ تو ای میل کے ذریعہ ایسی حرکتیں ہو سکتی ہیں جس سے جماعت کے دشمنوں کی توجہ ہماری طرف ہو سکتی ہے۔ بے وجہ آبیل مجھے مار کی پالیسی اختیار کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

☆......ایک سوال یہ کیا گیا کہ آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا کیوں مکروہ ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے سائل سے دریافت کیا جب آپ کے سامنے کوئی آئے اور آنکھیں بند کر کے آپ سے باتیں کرے تو آپ کو کیا لگے گا۔ اور جو آنکھیں بند کر کے باتیں کرے اس کے اندر اس کے دل میں کیا گزر رہا ہے، یہ بھی پتہ نہیں لگتا۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے خدا کے دربار میں آنکھیں بند کر کے باتیں کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اس طرح اللہ کے سامنے عرض حال کیا کرو کہ گویا خدا سامنے ہے اور تم اسے دیکھتے ہو۔ اس کے سامنے باشعور رہو اور یہ حکمت ہے جس کے پیش نظر آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

☆......ایک سوال یہ کیا گیا کہ سائنس نئی نئی ایجادیں کر رہی ہے۔ کیا ان کا کوئی کنارہ بھی ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایجادات کا کوئی کنارہ نہیں ہوتا اور جتنی زیادہ ایجادات ہوں اتنی تیزی سے مزید ایجادات ہوتی ہیں کیونکہ سارے سائنسی میدان ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور ایجادات اتنی تیزی سے ہوتی ہیں کہ انسان کا دماغ چکرا جاتا ہے اور ہونا بھی یہی چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں جو راز پنہاں ہیں ان کا کوئی کنارہ نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ لامتناہی ہے۔ حضور نے بتایا کہ ان ایجادات سے یہ نہیں خیال کرنا چاہئے کہ گویا انسان نے سب کچھ حاصل کر لیا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ راز پہلے ہی سے تخلیق میں [illegible]بود نہ ہوں تو انسان انہیں حاصل کر ہی نہیں سکتا۔

☆......ایک دوست نے کہا کہ سائنس دان کوشش کر رہے ہیں کہ انسان کو موت سے بچایا جائے۔

حضور نے فرمایا یہ ناممکن ہے۔ انسان موت سے بچ سکتا ہی نہیں۔ کسی کی زندگی لمبی تو ہو سکتی ہے مگر اس حد تک جس حد تک اس کی شاکلة میں ہے۔ یعنی ہر انسان کے اندر زیادہ سے زیادہ دیر تک زندہ رہنے کی ایک گنجائش ہے اس سے آگے وہ جا ہی نہیں سکتا۔ حضور نے فرمایا کہ جو چیز بنائی جائے اس کی ایک ابتدائی عمر ہے۔ اگر بہت احتیاط کی جائے تو وہ اپنی انتہائی عمر تک پہنچ سکتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین کے مطابق انسان اپنی زندگی گزارے تو وہ اپنی انتہائی عمر کو پہنچ سکتا ہے۔

☆......ایک سوال یہ کیا گیا کہ کائنات میں جو بھی طاقتیں کارفرما ہیں کیا ان کو اللہ کا نام دے سکتے ہیں؟

حضور نے فرمایا نہیں۔ یہ طاقتیں خدا کی پیدا کردہ ہیں اور مخلوق ہیں۔ مخلوق کو خالق کا نام دیا ہی نہیں جاسکتا۔

☆......خدا تعالیٰ دنیا میں جنگیں کیوں ہونے دیتا ہے؟

حضور نے فرمایا جو اللہ کی بات نہیں مانیں گے وہ تو ضرور لڑیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ ماں باپ بچوں کو کہتے ہیں کہ نہ لڑو اور اچھے بچے بنو۔ اگر وہ کہنا نہ مانیں تو اس کی ذمہ داری ان پر تو نہیں آتی۔ دنیا میں اکثر لوگ خدا کی بات نہیں مانتے تو پھر وہ جو کچھ کرتے ہیں اس کے وہ خود ذمہ دار ہیں۔

☆......ایک سوال یہ ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ کی ہجرت کے بعد ان کے فلسطین واپس نہ آنے میں کیا حکمت تھی؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ فلسطین کے دو یہودی قبائل انہیں رد کر چکے تھے اور دس قبائل ایسے باقی تھے جن کے مقدر میں انہیں قبول کرنا تھا۔ دوسرے ایک دفعہ جب کوئی قوم کسی نبی کو رد کر دے تو پھر وہ واپس اس وقت تک اس قوم میں نہیں آتا جب تک وہ فتح کے ساتھ واپس نہ آئے۔ حضرت مسیح کو اس لئے موقعہ نہیں ملا کہ آپ کے خلاف فیصلہ ہو چکا تھا اور اگر دوبارہ آتے تو ان یہودیوں نے آپ کو پھر صلیب پر لٹکا

TOWNHEAD PHARMACY
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS NEEDS
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 0181-553-3611

دیتا تھا۔

☆……سقراط کو بعض لوگ نبی کہتے ہیں جبکہ انہوں نے زہر کا پیالہ پی کر خودکشی کی؟

حضور نے فرمایا کہ حضرت سقراط نے واضح طور پر کہہ دیا تھا کہ میں خودکشی کا ہرگز قائل نہیں مگر جب قانون مجبور کرتا ہے اور اس نے موت کا یہ ذریعہ تجویز کر دیا ہو تو اس سے بھاگ نہیں سکتا۔ یہ وجہ ہے کہ اس کے باوجود انہوں نے زہر کا پیالہ پیا۔ جب دشمن نے ان کے لئے یہ ہتھیار تجویز کیا تو جو بھی ذمہ داری ہے وہ وقت کی حکومت کی ہے نہ کہ سقراط کی۔

کم و بیش ایک گھنٹہ تک جاری رہنے والی اس مجلس کے بعد حضور انور مختلف کھیلوں کے میدانوں میں تشریف لے گئے جہاں فائنل مقابلہ جات منعقد ہو رہے تھے۔ چنانچہ حضور انور کی تشریف آوری پر چند لمحوں کے لئے کھیل روک کر کھلاڑیوں کو اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کرنے اور حضور کے ساتھ تصویر بنوانے کا اعزاز حاصل کرنے کا موقع دیا گیا۔ حضور پرنور پہلے والی بال کی گراؤنڈ میں تشریف لے گئے جہاں ریجن مائن فرانکن اور فرینکفورٹ سٹی کی ٹیمیں فائنل میچ کھیل رہی تھیں جس کا کچھ دیر کے لئے حضور نے مشاہدہ فرمایا۔ اس کے بعد ریجن مائن فرانکن اور ہمبرگ سٹی کے مابین ہونے والے فٹبال میچ کو بھی حضور نے ملاحظہ فرمایا۔ یہاں سے حضور انور باسکٹ بال کے میدان میں تشریف لے گئے اور کچھ دیر وہاں تشریف فرما رہ کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

باسکٹ بال گراؤنڈ سے حضور پرنور جب کبڈی کے فائنل میچ کا مشاہدہ فرمانے کے لئے گراؤنڈ میں رونق افروز ہوئے جہاں کثیر تعداد میں خدام و اطفال جمع تھے تو فضا نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر نعروں سے گونج اٹھی۔ اس میچ میں ریجن مائن فرانکن اور ریجن ہیسن زُود کی ٹیموں نے اپنے اپنے جوہر دکھلائے۔ اس میچ میں ساتھ ساتھ کمنٹری بھی پنجابی زبان میں کی جا رہی تھی۔ یہاں سے حضور انور ایدہ اللہ دوبارہ والی بال کی گراؤنڈ میں تشریف لے گئے اور میچ کے اختتام تک وہیں رونق افروز رہے اور پھر اپنی قیام گاہ تشریف لے گئے۔

## اختتامی خطاب

آج مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے بیسویں سالانہ اجتماع کا اختتام تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ پانچ بجے کے قریب پنڈال میں تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر پڑھانے کے بعد اختتامی اجلاس کی صدارت کے لئے کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم سے آغاز کے بعد جملہ حاضرین نے کھڑے ہو کر حضور انور کی اقتداء میں خادم کا عہد دہرایا۔ ایک خادم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے جس کے بعد مختلف شعبہ جات میں کارکردگی کے لحاظ سے اول آنے والی مجالس اور ریجنز میں حضور انور نے اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔

اس کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی مکرم میاں محمود احمد صاحب نے سالانہ اجتماع کی مختصر رپورٹ پیش کی جس کے مطابق امسال ۱۵۹۰ اطفال اور ۲۷۵ نو مبایعین سمیت کُل ۷۲۷۸ خدام و زائرین کو اس اجتماع میں شامل ہو کر اس کی برکتوں سے استفادہ کرنے کی توفیق ملی۔

اس کے بعد قریباً چھ بجے حضور انور نے اختتامی خطاب کا آغاز فرمایا جس میں سورۃ التوبہ کی آیت ۴۱ کے حوالہ سے دعوت الی اللہ کے میدان میں نکل کھڑے ہونے کی تاکید فرمائی اور احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات پیش کرتے ہوئے تبلیغ سے متعلق اہم نصائح فرمائیں۔ (اس خطاب کا مکمل متن انشاء اللہ الفضل انٹرنیشنل میں الگ شائع کیا جائے گا)۔

## ۱۷؍ مئی ۱۹۹۹ء بروز سوموار

آج حضور انور ایدہ اللہ کی پبلک مصروفیات کا آغاز صبح نو بجے احباب کی ملاقاتوں سے شروع ہوا۔ قریباً چار گھنٹے تک یہ سلسلہ جاری رہا جس میں ۵۳ خاندانوں سے تعلق رکھنے والے ۲۳۰ مرد و زن اپنے پیارے آقا کی صحبت سے فیضیاب ہونے کا شرف حاصل کرتے رہے۔

شام ساڑھے پانچ بجے پھر ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جس میں دور و نزدیک سے آئے ہوئے ۲۳۹ احباب نے انفرادی طور پر اور ۵۱ خاندانوں کے ۲۳۷ احباب و خواتین اور بچوں نے اجتماعی طور پر اپنے اپنے اہل و عیال کے ساتھ مل کر پیارے آقا کی پاک صحبت میں چند لمحات گزارنے کی توفیق پائی۔ آج کی ملاقاتیں قریباً نو بجے شام تک جاری رہیں۔ ساڑھے نو بجے حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

☆……☆……☆

## ۱۸؍ مئی ۱۹۹۹ء بروز منگل

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آج کی بیرونی مصروفیات صبح نو بجے شروع ہوئیں جن میں سب سے پہلے اپنے خدام سے ملاقات تھی۔ چنانچہ آج ۲۰۲ احباب نے حضور انور سے ملاقات کرنے کی سعادت حاصل کی جن میں ۴۸ خاندانوں کے ۱۹۲ ممبران کے علاوہ دس احباب نے انفرادی طور پر یہ سعادت پائی۔ نماز ظہر و عصر حضور انور نے مسجد نور میں ہی پڑھائیں۔

## جرمن افراد کے ساتھ مجلس سوال و جواب

فرینکفورٹ سے مغرب کی جانب قریباً ساٹھ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ایک پرفضا مقام Rudesheim میں شام ساڑھے چھ بجے جرمن افراد کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب کا پروگرام تھا۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ عین وقت پر ہال میں تشریف لائے۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے جرمن ترجمہ کے بعد علاقہ کے چیئرمین مسٹر کلاؤس فریچ (Mr. Klaus Frietsch) نے حضور انور کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اپنے تمام علاقہ کی جانب سے حضرت مرزا طاہر احمد کی خدمت میں دلی طور پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ انہوں نے اپنے علاقہ کی آبادی اور غیر ملکیوں کی تعداد اور علاقہ کے تعارف پر مشتمل تفصیلات بیان کیں اور کہا کہ جماعت احمدیہ ہمارے علاقہ میں ایک معروف جماعت ہے۔

اس موقعہ پر محترم ہدایت اللہ ہبش صاحب نے ترجمانی کے فرائض انجام دئے۔ چنانچہ انہوں نے اس استقبالیہ ایڈریس اور مہمانوں کی طرف سے کئے گئے سوالات کا ترجمہ بھی کیا جو کہ قبل ازیں تحریری طور پر حاصل کئے جا چکے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ان سوالات کے جوابات دئے جن کے ترجمہ کی سعادت مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب کو حاصل رہی۔ ان کی معاونت کے لئے مکرم نوید حمید صاحب بھی سٹیج پر موجود تھے۔ ان میں سے بعض سوالات اور ان کے جوابات کا خلاصہ ازیاد علم و عرفان کی خاطر اپنی ذمہ داری پر پیش ہے:۔

☆……پہلا سوال یہ تھا کہ اسلام میں بہت سے تشدد پسند (Militant) گروپ کیوں ہیں؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اسلام میں کوئی Militant گروپ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اسلام، بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کے صحابہ اور قرآن کریم سے شروع ہوا اور قرآن سے ہم کسی جنگجوئی (Militancy) کا کوئی رجحان نہیں پاتے۔ اس مذہب کو اسلام کا نام دیا گیا جس کا مطلب ہی امن اور Submission ہے۔ اس کے دو پہلو ہیں۔ تمام لوگوں کے ساتھ امن کے ساتھ رہنا اور خدا کے ساتھ امن میں ہونا یعنی اس کی مرضی کے تابع رہنا اور اس کے احکامات کے مطابق زندگی گزارنا کیونکہ اسی صورت میں حقیقی امن ممکن ہے۔ حضور نے فرمایا کہ تشدد پسندی کا رجحان رکھنے والے دراصل اسلام کے دشمن ہیں اور وہ اسلام کے دشمنوں سے زیادہ اسلام کو نقصان پہنچانے والے ہیں۔

☆……عرب اور افریقن ممالک کے مسلمانوں میں کون سے بڑے بڑے فرق ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اسلام میں کوئی اختلافات یا فرق نہیں ہو سکتے کیونکہ اسلام خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا قائل ہے۔ اگر آپ خدا کی توحید پر ایمان لاتے ہیں تو تمام بنی نوع انسان کا اتحاد بھی لازم ہے۔ آپ کو جو فرق دکھائی دیتے ہیں یہ اسلام کی تفہیم میں فرق کی وجہ سے ہیں۔ مختلف ممالک کے مسلمان دوسروں سے فرق رکھتے ہیں اور آپس میں لڑتے بھی ہیں۔ فی الحقیقت اسلام کسی قسم کے اختلافات کی اجازت نہیں دیتا۔ حضور نے فرمایا کہ احمدیوں کے اسلام میں کسی قسم کے اختلاف یا بنیادی فرق کی کوئی گنجائش نہیں اور ہم اس کا ثبوت دے سکتے ہیں۔ ہم ایک سو پچاس سے زائد ممالک میں پھیل چکے ہیں۔ ان میں ایشیا کے ممالک بھی ہیں اور یورپ کے بھی لیکن اپنے اندر کوئی فرق یا اختلاف نہیں دیکھتے، یہی حقیقی اسلام ہے۔

☆……ایک سوال یہ کیا گیا کہ عورتوں کا مقام کیا آپ کے ملک میں اور افریقہ میں ایک ہی جیسا ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ عورتوں کا مقام ساری دنیا میں ایک ہی جیسا ہونا چاہئے۔ عورت ایک عالمی حیثیت رکھتی ہے جیسے مرد عالمی حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن شاید سوال اس لئے پوچھا گیا ہے کہ مختلف ممالک میں عورتوں سے سلوک مختلف ہے۔ حضور نے فرمایا کہ دراصل ان ممالک میں عورتوں سے جو سلوک کیا جاتا ہے وہ اسلامی نہیں بلکہ روایتی ہے مثلاً بعض افریقن ممالک میں عورتیں نیم برہنہ ہوتی ہیں اور بعض ممالک میں اوپر سے نیچے تک اس طرح بدن ڈھانپتی ہیں گویا وہ ایک خیمہ ہوں۔ اسے اسلام کیسے قرار دیا جا سکتا ہے۔ اسلام تو عالمی مذہب ہے اور سیرالیون ہو یا گھانا یا گیمبیا یا کوئی اور ملک ہر جگہ اسلام ایک جیسا ہونا چاہئے۔

☆……ایک سوال یہ تھا کہ کیا جرمنی میں پناہ حاصل کرنے والوں کو یہاں رہتے ہوئے اپنے مذہب پر عمل کرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہرگز نہیں۔ ایسی کوئی مشکل جرمنی میں رہنے والے جرمن احمدی باشندوں کو بھی درپیش نہیں آئی۔ یہ آزاد ملک ہے اور ہر شخص اپنے نظریات پر آزادانہ عمل کر سکتا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ جس طرح دوسرے جرمن احمدی آزادانہ اپنے مذہب کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں تو وہ پناہ گزین کیوں نہیں کر سکتے۔

☆……عورتوں کے متعلق ہی ایک سوال یہ ہوا کہ آپ کی جماعت میں عورتیں کیا کردار ادا کر رہی ہیں؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہماری جماعت میں عورتیں زندگی کے ہر نیک کام میں بہت اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ وہ علم کے ہر میدان میں نمایاں پیش رفت کر رہی ہیں۔ آپ یہاں کی احمدی بچیوں کو دیکھیں وہ اپنے اسلامی طرز زندگی پر قائم رہتے ہوئے ہر میدان میں جرمنوں کے شانہ بشانہ کام کر رہی ہیں۔ آپ کا خیال ہے کہ شاید وہ ایک

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

برائے فروخت

پلاٹ برائے فروخت واقع دار الیمن ربوہ

رقبہ ۱۰ مرلہ فوری قبضہ کے ساتھ

رابطہ کے لئے

نصیر احمد شاد: جرمنی فون نمبر 02622-2894+ (۲۵؍جون تک)

اس کے بعد پاکستان میں رابطہ کے لئے (راولپنڈی): 051-435090 (۲۵؍جولائی تک)

# لِقَاءٌ مَعَ الْعَرَب

(۲۰/دسمبر ۱۹۹۴ء)

(مرتبہ: صفدر حسین عباسی)

"لقاء مع العرب" مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (MTA) انٹرنیشنل کے مقبول ترین پروگراموں میں سے ایک نہایت مفید، دلچسپ اور ہردلعزیز پروگرام ہے۔ اس میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عربوں کے سوالات کے جواب انگریزی زبان میں ارشاد فرماتے ہیں اور پھر ان کا عربی ترجمہ پیش کیا جاتاہے۔ اردودان احباب کے استفادہ کے لئے "لقاء مع العرب" کے ان پروگرامز کاخلاصہ **ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر** پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان پروگراموں کی آڈیو، ویڈیو کیسٹس آپ اپنے ملک کے مرکزی مشن میں قائم شعبہ سمعی بصری سے یا شعبہ آڈیو/ ویڈیو مسجد فضل لندن یوکے سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔(ادارہ)

**سوال: حاضرین مجلس میں سے ایک لبنانی عیسائی دوست نے سوال کیا کہ عیسیٰ بن مریم نبی تھے اور امام مہدی و مسیح موعود بھی نبی ہونے کے مدعی ہیں۔ مسیح منتظر کے متعلق پیشگوئیوں اور حدیثوں میں آتا ہے کہ اس کی ماں کا نام مریم ہوگا اور وہ ابن مریم ہوگا۔**

**دوسرے یہ کہ عیسائیوں اور یہودیوں کی طرف کیوں نہیں آیا جو اس کا انتظار کر رہے ہیں۔ امت مسلمہ میں سے اور ان کی طرف کیوں آیاہے؟**

**تیسرے یہ کہ اس زمانہ کے مسیح اور پہلے مسیح ابن مریم کے درمیان کیا مماثلت ہے؟**

**جواب:** حضور انور نے فرمایا یہ سوال ایک عیسائی کی طرف سے کیا گیاہے۔ اس بات کو مد نظر رکھ کر میں اس سوال کا جواب دوں گا۔

عیسائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ پیدا تو حضرت مریمؑ کے بطن سے ہوئے تھے لیکن اصل میں وہ خدا کے بیٹے تھے۔ آخر کار انہوں نے اس دنیا کو خیرباد کہا اور آسمان کی طرف صعود کر گئے۔ اس کے بالمقابل احمدیہ عقیدہ یہ ہے کہ حضرت مسیحؑ ایک عام بشر تھے۔ عام ان معنوں میں کہ بشر ہونے کے لحاظ سے وہ ایک عام انسان کی طرح تھے۔ تمام انسان برابر ہیں بشر ہونے کے لحاظ سے نہ کہ مرتبہ و مقام کے لحاظ سے۔ ان میں عام انسانوں سے ہٹ کر کوئی وجہ الوہیت و خدائی کی موجود نہ تھی۔ وہ حضرت مریمؑ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ ہاں صرف ایک استثناء ایسی ہے جس سے ہم اتفاق کرتے ہیں کہ آپ کی پیدائش عام قانون قدرت کے مطابق نہ تھی اور آپ کی پیدائش کو عام دستور سے ہٹ کر ایک خاص استثنائی صورت یہ حاصل تھی کہ آپ کی ولادت Single Parents سے تھی نہ کہ Two Parents سے۔ یہ ایک قابل بحث امر ہے کہ ایسا ہو سکتاہے یا نہیں۔ میرا ایمان ہے کہ ایسا ہو سکتا ہے لیکن شاذونادر ہی ایسا ہوتاہے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مریمؑ کی پاکدامنی کی گواہی دی اور ایسا واقعہ ہوا اور یہ Single Parent Birth تھی۔ دوسری کسی عورت سے بھی اس طرح کی پیدائش ممکن ہو سکتی ہے لیکن کوئی اس پر یقین نہیں کرے گا۔ انسانی تاریخ میں Single Parent Birth کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں ہے کیونکہ مشکل یہ ہے کہ اگر ایسا واقعہ ہو بھی تو کوئی اس پر یقین نہیں کرے گا۔ لیکن حضرت مریمؑ کے بارہ میں تو چونکہ خدا تعالیٰ نے خود گواہی دی اس لئے ہم اس پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ تو پس منظر ہے عیسائی عقیدہ کے مقابل پر اسلامی عقیدہ کا۔

اس سوال کا جواب دینے سے قبل یہ بیان کرنا ضروری تھا تاکہ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش سے متعلق احمدی نظریہ کی وضاحت کی جائے۔

پھر یہ کہ سائنس دانوں کی طرف سے اس بات کی تصدیق موجود ہے کہ جانوروں اور پودوں وغیرہ میں بھی بعض حالتوں میں Single Parent Birth ممکن ہوتی ہے لیکن یہاں اس مسئلہ پر بحث کرنا مقصود نہیں۔

حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش اس لحاظ سے اعجازی رنگ رکھتی تھی کہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ کام کر رہا تھا کہ بغیر کسی مرد کے ملاپ کے حضرت مریمؑ کے ہاں بچہ کی پیدائش کی تدبیر کی اور پھر خود اس بات کی گواہی دی۔ خارق عادت طریق پر خدا تعالیٰ کا اس طرح گواہی دینا یہ بہت اہم امر ہے اور اگر خدا تعالیٰ کی گواہی نہ ہوتی تو کوئی بھی حضرت مریمؑ کی بات پر یقین نہ کرتا۔

اب میں حضرت عیسیٰؑ کے مقام و مرتبہ کے بارہ میں بات کرتاہوں۔ سوال کرنے والے نے کہا ہے کہ عیسیٰ بن مریم کو آپ نبی مانتے ہیں لیکن حضرت مرزا غلام احمد صاحب جنہیں آپ مسیح موعود یقین کرتے ہیں ان کا جسمانی و روحانی لحاظ سے کیا مقام ہے؟ اس سوال کا جواب خود بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے دیاہے۔ صحیح مسلم کی حدیث ہے جہاں رسول کریم ﷺ نے عیسیٰ بن مریم کے دوبارہ ظہور سے متعلق پیشگوئی فرمائی وہاں اسے چار مرتبہ نبی اللّٰہ کے نام سے ذکر فرمایا کہ مسیح موعود جب آئے گا تو وہ خدا کا نبی ہوگا۔ اس بات پر ہمارا ایمان و یقین ہے کیونکہ ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ایسا فرمایاہے۔ اب اگر کوئی مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتاہے اور ساتھ کہتاہے کہ میں نبی نہیں ہوں تو وہ یقیناً جھوٹاہے کیونکہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سچے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ وہ مسیح جس کے آنے کی میں تمہیں خبر دے رہاہوں یقیناً نبی ہوگا۔ اس حدیث میں آنحضرت ﷺ پرانے مسیح کا ذکر نہیں فرما رہے بلکہ آئندہ ظاہر ہونے والے مسیح کے کاموں کا تذکرہ فرما رہے ہیں کہ جب وہ آئے گا تو یہ یہ کام کرے گا۔

سوال کا اگلا حصہ کہ **مسیح موعود مسلمانوں میں کیوں آئے؟** یہ بہت دلچسپ مسئلہ ہے۔ اس کی وضاحت کے لئے بھی آنحضرت ﷺ کی طرف رجوع کرتے ہیں کیونکہ آپؐ نے ہمیں بتایا کہ وہ مسلمانوں میں سے آئے گا اور کسی بھی مسلمان کو اس بات پر ایمان لائے بغیر چارہ نہیں کہ وہ اس زمانہ کے مسلمانوں میں سے آئے گا۔

عیسائی حضرت مسیح کا انتظار کر رہے ہیں انسان ہونے کی صورت میں نہیں اور نہ ہی خدا کے نبی ہونے کی حیثیت سے بلکہ وہ تو انتظار کر رہے ہیں کہ وہ خدا کا بیٹا ہونے کی حیثیت سے ان کے پاس آئے گا۔ یہ بہت نامعقول، بے بنیاد اور عجیب عقیدہ ہے جس کا کوئی وجود نہیں۔ مسیح موعود کو عیسائیوں میں مبعوث نہ کرنے میں خدائی حکمت یہ تھی کہ اس نے مسیح موعود کو ایسی قوم میں نہیں بھیجا جو اسے پہچاننے میں ناکام رہتی۔ عیسائی اس کا خدا کا بیٹا ہونے کی حیثیت سے انتظار کر رہے ہیں۔ وہ ان میں عام انسان کی صورت میں ظاہر ہوتا تو چونکہ وہ عیسائیوں کے تصور اور عقیدہ کے مطابق خدا کا بیٹا نہ ہوتا اس لئے عیسائی دنیا میں اس کا ظہور مکمل ناکامی اختیار کر جاتا۔ کوئی بھی اسے قبول نہ کرتا۔ زمانہ ماضی میں بہت سے لوگوں نے عیسائیت میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا لیکن یہ کہہ کر ان سب کا انکار کر دیا گیا کہ تم وہ نہیں ہو کیونکہ ہم تو اس مسیح کا انتظار کر رہے ہیں جس نے خدا کا بیٹا ہونے کی حیثیت سے آناہے۔ اس صورت حال میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسی بے کار کوشش کا کیا فائدہ ہوتا کہ جس میں کسی نے بھی اس پر ایمان نہیں لانا تھا۔ سو خدا نے مسیح کو وہاں مبعوث کیا جہاں اس کے مبعوث ہونے کا مقصد تھا اور اس کی بعثت کی اصل جگہ تھی۔ اس سچے مذہب میں اسے بھیجا جو تمام کائنات کے لئے ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ **مسلمانوں میں سے اس کا انتخاب کیوں کیا گیا؟** یہودیوں میں سے کیوں نہیں؟ اس کے بہت سے جواب دئے جاسکتے ہیں لیکن میں آپ کے سامنے دو بنیادی جواب رکھتاہوں۔

**اوّل** یہ کہ جب آنحضرت ﷺ تشریف لائے تو یہودی مذہب پرانے سکہ کی طرح ناکارہ ہو کر پہلے ہی ماضی میں دفن ہو چکا تھا اور اب اس قابل نہ رہا تھا کہ اس میں آئندہ کوئی نبی مبعوث ہوتا۔ آپ یہودیت کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ حضرت مسیحؑ کا انہوں نے اس بری طرح سے انکار کیا تھا کہ پھر مسیح موعود کا ان میں بھجوائے جانے کا تو کوئی سوال ہی نہ تھا۔ جس طرح عیسائی لوگ مسیح کی آمد ثانی کا عقیدہ رکھتے ہیں ویسے ہی یہودی بھی مسیح کا آنا اس رنگ میں مانتے ہیں کہ مسیح آکر انہیں رومی تسلط و غلامی سے آزادی دلائے گا۔

لیکن تاریخ تو بدل چکی ہے۔ اب کہاں ہے "رومن امپائر"؟ اور کہاں ہے وہ York؟۔ اس سے قبل رومی حکومت کے زمانہ میں عیسیٰ آیا جس کا وہ انکار کر چکے ہیں۔ اب اگر مسیح آئے اور کہے کہ میں تمہیں رومن حکومت کے تسلط سے آزادی دلانے آیاہوں تو لوگ اس پر ہنسیں گے کہ تم پاگل ہو، پاگل خانے جاؤ۔ اب نہ تو کسی قسم کی رومی سلطنت باقی ہے اور نہ ہی کسی مسیح نے یہودیوں میں ظاہر ہوناہے۔

**دوسری بڑی وجہ** کہ کیوں مسلمانوں میں مسیح کو بھیجا گیا وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے انبیاء ہمیشہ اس مذہب میں آتے ہیں جو زندہ ہوتاہے تاکہ وہ مستقبل میں اس مذہب پر عمل کروانے کی راہیں متعین کر سکیں۔ تو جب خدا تعالیٰ انسانوں کے مستقبل کے مقاصد و اعمال کی ترقی کے لئے کوئی نبی بھیجتاہے تو اس کے لئے پرانے اور مردہ مذہب کا انتخاب کیسے کر سکتاہے؟ اس لئے نبی کا آنا یقیناً زندہ مذہب میں سے ہوگا۔ یہی ایک صورت ہے کہ جس سے مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئی پوری ہو سکتی ہے۔ صرف ایک ہی راستہ کھلاہے اور وہ اسلام کا راستہ ہے۔

"اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا"۔(المائدہ :۴) اگر کسی نبی نے آناہے تو اسلام ہی ایک واحد ہائی وے ہے جہاں کوئی نبی اتر سکتاہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں۔

**ایک اور اہم وجہ** کہ موعود مسیح کا مسلمانوں میں آنا کیوں مقدر کیا گیا یہ ہے کہ نہ صرف حضرت مسیحؑ نے اپنی آمد ثانی کی خبر دی بلکہ بہت سارے دوسرے نبیوں نے بھی اس آخری زمانہ میں اپنی آمد ثانی سے متعلق وعدہ کیا۔ جیسے کرشنا اور بدھا اور بہت سے نبیوں نے اپنے دوبارہ ظہور سے متعلق وعدے کئے۔ یہ بہت اہم مسئلہ ہے جس کا آج ہمیں سامناہے۔ یہاں معاملہ صرف مسیحؑ کا نہیں کہ وہ اسلام میں کیوں آیا، یہ مسئلہ کرشنا کا بھی

**THOMPSON & CO SOLICITORS**
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .
**Contact: Anas Ahmad Khan**
**204 Merton Road London SW18 5SW**
**Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156**
**Fax: 0181-871-9398**

ہے۔ کرشنا خدا کے سچے نبی تھے انہوں نے اپنی دوبارہ آمد کا وعدہ کیا تھا تو انہیں آنا چاہئے تھا، پھر وہ کہاں آئے؟ کیا اپنے مذہب میں؟ یقیناً نہیں۔ اگر کرشنا ہندو مذہب میں اور بدھا بدھ مذہب میں دوبارہ ظہور کرتے تو پھر آپس میں مخالفت کا میدانِ حشر کھل جاتا۔ جہاں مختلف نبی ایک ہی وقت میں لوگوں کو اپنے اپنے مذہب اور مخالف رستوں کی طرف بلا رہے ہوتے۔ یہ تو قطعاً ناقابل فہم و ناقابل عمل طریق ہے۔

اہم بات یہ ہے کہ جو کوئی بھی آئے گا اور جس نام کے ساتھ آئے گا وہ خدا کی طرف سے مبعوث ہوگا اور جو کوئی بھی خدا کی طرف سے آنے کا مدعی ہوگا ناممکن ہے کہ وہ لوگوں میں اختلاف اور تفرقہ پیدا کرنے کا موجب ہو۔ بلکہ وہ لوگوں میں اتحاد و یگانگت اور اتفاق و وحدت پیدا کرنے آئے گا۔ اس لئے اس کے نام بے شک مختلف ہوں لیکن وجود ایک ہی ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ نہ صرف مسیحؑ کا بلکہ دوسرے نبیوں کا بھی امت محمدیہ ہی میں پیدا ہونا لازم تھا۔ کیونکہ اگر وہ ماضی ہی کے پرانے جسموں اور ناقابل عمل اور فرسودہ تعلیمات کے ساتھ دوبارہ پیدا ہوتے اور پھر خدا تعالیٰ انہیں آپس میں ویلڈ (Weld) کرتا، انہیں کسی Melt کرنے والے برتن میں ڈال کر سب کو ملا جلا کر ایک نیا وجود تیار کرتا جیسا کہ کفارِ مکہ، خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے خلاف اعتراض کیا کرتے تھے کہ محمدؐ نے تمام معبودوں کو اکٹھا کر کے ایک معبود بنالیا ہے۔ یہی کچھ ان نبیوں کے ساتھ ہوتا جو متفرق پس منظر سے تاریخ کی گمشدہ مختلف سمتوں سے نکلتے اور اپنے اپنے پرانے زمانہ کے طور طریقوں کے ساتھ پیدا ہوتے تو پھر یہ مسئلہ سلجھانا ناممکنات میں سے ہو جاتا۔ اس لئے جس کسی نے بھی آنا تھا اس کے لئے لازم تھا کہ اس کا نام مسیح بھی ہوتا، زرتشت بھی ہوتا، بدھا اور کرشنا بھی ہوتا۔ اور تمام نبیوں کے نام اس میں جمع ہوتے جن کا دوبارہ آنے کا وعدہ تھا لیکن حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ماتحتی اور غلامی میں کیونکہ آپؐ کے بعد کوئی اور نئی شریعت نازل نہ ہوگی۔ کیونکہ فرمایا:

"اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا"۔ (المائدہ: ۴)

کوئی نئی شریعت نہیں آئے گی۔ اس لئے جس کسی نے بھی آنا تھا اس کے لئے لازم تھا کہ:

(۱)......وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ماتحتی وغلامی میں پیدا ہوتا۔

(۲)......اس کو ان تمام نبیوں کے نام دئے جاتے جن کے دوبارہ ظہور کا وعدہ تھا۔

(۳)...... تیسری سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ قرآن کریم کی اس پیشگوئی کو پورا کرتا کہ "وَاِذَاالرُّسُلُ اُقِّتَتْ"۔ (المرسلات: ۱۲)

ایک وقت آئے گا کہ جب نبیوں کا ظہور ہوگا۔ الگ الگ وجودوں کی صورت میں نہیں بلکہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ماتحتی وغلامی میں ایک ہی وجود کی شکل میں۔ لیکن کیا ثابت کرنے کے لئے؟؟ یہ ثابت کرنے کے لئے کہ جب قرآن کریم یہ اعلان کرتا ہے کہ آپؐ خاتم النبیّین ہیں، تمام نبیوں کے سردار، افضل الرسل اور خیر الوریٰ ہیں۔ اس دنیا میں ایک نشان اور ثبوت ظاہر ہوگا جس میں ہر نبی کی نمائندگی اس بات پر فخر محسوس کرے گی کہ وہ آنحضرت ﷺ کی غلام ہے اور خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کو اگر ہم بنظر غور دیکھیں تو یہ تمام ممکنہ مشکلات و مسائل کو بڑی خوبصورتی سے حل کردیتی ہے۔ پیشگوئی "وَاِذَاالرُّسُلُ اُقِّتَتْ" ایک وجود کی صورت میں پوری ہونی تھی جو کرشنا ہونے کا بھی دعویٰ کرتا تو بدھا ہونے کا بھی۔ مسیح ہونے کا بھی اور زرتشت ہونے کا بھی اعلان کرتا اور وہ کہتا کہ میں یہ سب کچھ ہوں لیکن میں آنحضرت ﷺ کا ایک ادنیٰ اور حقیر غلام ہوں جو عظیم نبی اور قیامت تک زندہ جاوید رہنے والے مذہب کے مالک و آقا ہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے کتنی خوبصورت اور سمجھ آنے والی تدبیر ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ **مسیح ابن مریمؑ اور مسیح موعودؑ میں کیا مماثلتیں ہیں**؟ مماثلتیں اور مشابہتیں بہت نمایاں، کھلی کھلی اور واضح شہادتوں پر مبنی ہیں۔

**اوّل** یہ کہ قرآن کریم بڑی وضاحت کے ساتھ حضرت موسیٰؑ اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے درمیان مماثلت بیان کرتا ہے۔ اسی طرح بائبل بھی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور حضرت موسیٰؑ کے درمیان مماثلتوں کا ذکر کرتی ہے۔ بائبل کی کتاب استثناء باب ۱۸ میں ہے:

"خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرے گا"۔ (استثناء باب ۱۸ آیت ۱۵)

خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے یہ وعدہ فرمایا جس کا تورات میں ذکر ہے اور قرآن کریم اس بارہ میں گویا جواب کی صورت میں ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

"اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلاً شَاھِداً عَلَیْکُمْ کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلاً"۔ (المزمّل: ۱۶)

اب ہم نے وعدہ پورا کر دیا ہے۔ اے محمدؐ ہم نے تمہیں رسول بنا کر بھیجا ہے جیسا کہ اس سے قبل موسیٰؑ کو فرعون کی طرف رسول بنا کر بھیجا تھا۔ پس مماثلت مکمل ہو گئی اور خدا تعالیٰ نے جو وعدہ حضرت موسیٰؑ کی زبانی کیا تھا اس کو پورا کرنے کا اعلان آنحضرت ﷺ کی زبانی کر دیا۔

**دوسری مماثلت** یہ ہے کہ یہ دونوں رسول شریعت لے کر آئے تھے۔ شرعی نبی تھے۔ اور آنحضرت ﷺ کے متعلق بائبل میں یہ پیشگوئی تھی کہ وہ آتشیں شریعت لے کر آئے گا۔ بڑی عظیم اور طاقتور شریعت لائے گا۔ اسی طرح حضرت موسیٰؑ بھی نئی شریعت لائے تھے۔

حضرت موسیٰؑ کی قوم آخری وقت میں پتھر دل ہو گئی تھی۔ اور ظاہر میں دین پر عمل پیرا ہونے کے لحاظ سے سخت کٹر اور انتہا پسند ہو گئے تھے۔ لمبی لمبی ڈاڑھیاں، سر منڈائے ہوئے، خدا کا ذکر کرتے، معبد خانوں میں جاتے اور اپنی زندگیاں بائبل کے پڑھنے میں گزار دیتے تھے۔ لیکن جہاں تک دلوں کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کے ڈر اور خوف سے بالکل خالی و عاری تھے۔ جس طرح کوئی واکنگ زومبی (Walking Zombi) ہو۔ کوئی نہایت نحیف و کمزور جسم حرکت کر رہا ہو۔ موسیٰؑ کی قوم کی یہ حالت ہو گئی تھی۔ قرآن کریم بیان فرماتا ہے "ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُکُمْ"، "ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُکُمْ"، "ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُکُمْ" ہم نے تمہیں فلاں فلاں وقت معاف کیا اور تم سے درگزر کرتے چلے گئے لیکن تم نے نصیحت نہ پکڑی اور بجائے شکر گزار اور احسان مند ہونے کے تمہارے دل سخت سے سخت تر ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ پتھروں کی طرح ہو گئے۔ یہ سب حقائق ہمیں قرآن کریم سے معلوم ہوئے ہیں کہ جو کچھ موسیٰؑ کی قوم کے ساتھ ہوا۔

آیئے اب ہم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زبانی سنتے ہیں کہ آپؐ کی امت کے بعد میں کیا حالت ہو جانے والی تھی۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ ایک زمانہ آنے والا ہے کہ مسلمان اس حد تک یہودیوں کے مشابہ ہو جائیں گے جیسے ایک جوتی دوسری جوتی کے مشابہ ہوتی ہے۔ پہلے زمانہ میں یہود جن جن برائیوں اور جرائم کے مرتکب ہوئے ہونگے ویسی ہی بدیوں کا ارتکاب میری امت میں بھی کیا جائے گا۔ آپؐ مماثلت بیان فرما رہے ہیں کہ جس طرح آپؐ حضرت موسیٰؑ کی طرح رسول تھے اسی طرح جو حالت بعد میں موسیٰؑ کی قوم کی ہو گئی تھی ویسی ہی حالت اُمّت محمدیہ کی بھی ہو جائے گی۔ آپؐ نے یہاں تک فرمایا کہ جس طرح حضرت موسیٰؑ کی قوم یہود ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اسی طرح میری قوم بھی ۷۲ فرقوں میں بٹ جائے گی۔ یہود کے ۷۲ فرقے اس امید اور انتظار میں تھے کہ حضرت مسیح ظاہر ہوں گے اور مسیح نے آکر تہتروان فرقہ بنایا۔ اسی طرح حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو خبردار کیا کہ جب امت مسلمہ کی یہ حالت ہو جائے گی وہ ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی تب ۷۳واں فرقہ پیدا ہوگا۔ اب اگر حضرت موسیٰؑ اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے درمیان اس حد تک مشابہت پوری ہو چکی ہے تو پھر جس طرح حضرت موسیٰؑ کی قوم کی راہنمائی کے لئے حضرت مسیحؑ آئے تھے پھر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی امت میں مسیح کا ظہور کیوں نہ ہوتا؟ کیونکہ موسیٰ کی قوم کی سنگدلی کا اصل علاج مسیحیت تھا۔ ان کا علاج کوئی عام نبی نہیں کر سکتا تھا۔ اب اگر مسلمان بھی ان یہودیوں جیسے ہو جاتے ہیں اور یقیناً ہو چکے ہیں کیونکہ اصدق الصادقین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے یہ پیش خبری دی تھی تو پھر امت مسلمہ کی اس بدحالی کا علاج کیا ہے۔ یہ مماثلت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ امت مسلمہ میں بھی مسیح کا ظہور ہو۔ اب آپ لوگ سمجھ گئے ہونگے کہ مسیح موعود کا امت مسلمہ میں سے ہی آنا کیوں ضروری تھا۔ انہی لوگوں میں سے ہی مسیح کا پیدا ہونا لازم تھا تاکہ وہ ان کا علاج کر سکے اور انہیں نئی زندگی دے سکے۔

آنحضرت ﷺ ہمیں مزید متنبہ فرماتے ہیں کہ امت مسلمہ کی کیا حالت ہو جانے والی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"یُوْشِكُ اَنْ یَاتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَایَبْقیٰ مِنَ الاِسْلَامِ اِلَّااسْمُهٗ وَلَایَبْقیٰ مِنَ الْقُرْآنِ اِلَّارَسْمُهٗ. مَسَاجِدُھُمْ عَامِرَۃٌ وَ ھِیَ خَرَابٌ مِّنَ الْھُدیٰ"۔ (مشکوٰۃ۔ کتاب العلم)

پھر فرماتے ہیں:

"عُلَمَاءُ ھُمْ شَرُّمَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ"۔

(مشکوٰۃ۔ کتاب العلم)

پھر فرمایا:

"مِنْ عِنْدِھِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِیْھِمْ تَعُوْدُ"۔

(مشکوٰۃ۔ کتاب العلم)

آپؐ فرماتے ہیں: بدقسمتی سے میری امت پر وہ زمانہ آنے والا ہے کہ اسلام کا محض نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کریم کی صرف تحریر کی خوبصورتی رہ جائے گی یعنی عمل جاتا رہے گا۔ اس زمانہ کے لوگوں کی مساجد بظاہر بڑی عالیشان، نقش و نگار سے مزین اور آباد نظر آئیں گی مگر ہدایت سے خالی ہونگی۔

پھر آپؐ فرماتے ہیں کہ اس زمانہ کے علماء کس قسم کے ہونگے۔ ان کی حالت کیا ہوگی، کیا وہ امت کی ہدایت کے لئے کچھ کر سکیں گے؟ نہیں۔ "عُلَمَاءُ ھُمْ شَرُّمَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ" ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہونگے۔ "مِنْ عِنْدِھِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِیْھِمْ تَعُوْدُ" ان سے ہی فتنہ پیدا ہوگا اور انہی میں لوٹ جائے گا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا مسیح اس سے پہلے ظاہر ہوگا یا اس کے بعد؟ اگر وہ اس سے پہلے آئے گا تو پھر کیا وہ بھی آکر انہی علماء سوء جیسی حرکتیں کرے گا؟ نہیں۔ وہ یقیناً اس وقت ظاہر ہوگا جب علماء کی حالتیں ظاہر ہو چکی ہونگی۔

پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایسا وقوع ہو چکا ہے یا نہیں؟ اس وقت اسلام کی حالت دیکھیں، علماء کیسے ایک دوسرے کے خلاف فتنہ پردازیوں میں مصروف ہیں، کس طرح عام مسلمانوں کو ایک دوسرے کے خلاف اکسانے اور انہیں آپس میں لڑانے اور منافرت و بے چینی پیدا کرنے میں شب و روز مصروف عمل ہیں۔ ان کا من پسند جہاد کیا ہے؟ یہی کہ یہ فرقہ کافر ہے اور وہ فرقہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ سُنّی کو شیعہ سے لڑنا چاہئے تو شیعہ کو چاہئے کہ سنی کی جان و مال و آبرو کو برباد کرے۔ بریلوی کو چاہئے کہ وہابی کو قتل کرے اور وہابی پر فرض ہے کو بریلوی کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کرے۔ آپس میں لڑتے مرتے چلے جائیں اور اگر خوش قسمتی سے خدا تعالیٰ تمہیں فلسطین پر غلبہ دے بھی دے تو پھر ان سادہ لوح مسلمانوں کو اکساؤ کہ یہ لیڈر سچا مسلمان نہیں ہے۔

یہودیوں سے جنگ ختم ہو گئی ہے تو پھر اب موقع ہے کہ آپس میں ہی جنگ و جدال اور حقیقی جہاد کا آغاز کیا جائے۔

کیا یہ اسلام ہے؟ امت مسلمہ پر وہ بدترین دور آچکا ہے یا نہیں؟ چلیں مان لیں کہ اگر وہ کہتے ہیں کہ نہیں نہیں ہم سچے اور مخلص اور امت کے خیر خواہ علماء ہیں اور برے علماء کا زمانہ تو ابھی آنے والا ہے تو پھر اگر یہ شکلیں مخلص اور سچے اور دیانتدار علماء کی ہیں تو پھر بدکردار اور گندے علماء کی صورتیں اور کیا ہونگی۔ کیسی ناقابل یقین بات ہے۔ کیا اسلام کے ساتھ ان کی زیادتیاں انتہا کو نہیں پہنچ چکیں؟۔ اس دنیا میں اس وقت کس قوم میں اور کونسی جگہ ہے جہاں انہیں عزت کا مقام حاصل ہے۔ ابھی یہ کہتے ہیں کہ نہیں ابھی اسلام کی تحقیر و تذلیل اور تنزل کے دن آنے باقی ہیں۔ اگر یہ علماءِ صالحین کا زمانہ ہے تو پھر خدا ہمیں معاف فرمائے۔

یہ تو تھی مماثلت بانیٔ اسلام اور بانیٔ یہودیت کی۔ قوم موسیٰؑ اور امت محمدیہ کی۔ اس وقت تک تو ہم ان دونوں رسولوں کی مماثلت کی بات کر رہے تھے اب ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ کی بحیثیت مسیح موعود اور حضرت مسیح ابن مریم کی آپس میں مماثلت پر نظر کرتے ہیں۔

حضرت موسیٰؑ نئی شریعت لے کر آئے تھے تو اسی طرح حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بھی۔ حضرت عیسیٰؑ کوئی نئی شریعت نہیں لائے تھے اور توراۃ کا ایک نقطہ بھی تبدیل نہیں کیا۔ جب یہود نے انہیں اس بات پر مورد الزام ٹھہرایا کہ تم نے توراۃ کی تعلیم میں تبدیلی کی ہے تو حضرت مسیحؑ نے کہا تھا کہ نہیں۔ میں اپنے سے پہلی شریعت کا ایک نقطہ بھی تبدیل کرنے کا مجاز نہیں۔ میں تو اس کی تعلیم کو مکمل کرنے اور اس کی پیشگوئیوں اور وعدوں کو پورا کرنے کے لئے آیا ہوں۔ توراۃ کی تعلیم میں سے جو تم بھول چکے ہو وہ تمہیں یاد دلانے آیا ہوں۔

بالکل یہی کچھ حضرت مسیح موعودؑ نے آکر فرمایا کہ میں تمہارے پاس اس لئے نہیں آیا کہ تمہارے سامنے قرآن سے ہٹ کر نئی تعلیم پیش کروں۔ مجھے تو قرآن کریم کے ایک شعشہ یا نقطہ کی تبدیلی کی بھی اجازت و طاقت نہیں دی گئی۔ اور نہ ہی سنتِ رسولؐ کے کسی امر میں تغیر و تبدل کا مجاز ہوں۔ میں تو صرف اسے مکمل کرنے آیا ہوں۔ تعلیم کے وہ حصے جنہیں تم بھول چکے ہو یا ان سے غلط معانی اخذ کرتے اور الٹ نتیجے نکالتے ہو اور قرآن و سنت جیسا چاہتے ہیں ان کے خلاف تعمیل و تنفیذ کرتے ہو۔ میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور ہدایت کے مطابق اس کھوئی ہوئی تعلیم، سچائی اور گمشدہ اقدار کو دوبارہ زندہ اور اجاگر کرنے آیا ہوں۔

سوال یہ ہے کہ اگر مسیح موعودؑ نے قرآن کریم میں تبدیلی نہیں کرنی تھی، اگر سنت نبوی میں کچھ نہیں بدلنا تھا تو پھر آپ کیوں آئے؟۔ سوال یہ ہے کہ حضرت مسیحؑ نے شریعت موسوی میں کوئی تبدیلی نہیں کرنی تھی تو پھر وہ کیوں آئے تھے؟

قرآن کریم اس امر کا ذکر فرماتا ہے کہ مسیحؑ توراۃ کو تبدیل کرنے نہیں آیا تھا بلکہ وہ لوگ جو مسیح پر تبدیلیٔ تعلیم کا الزام لگا رہے ہیں اصل میں انہوں نے تعلیم کو بدل ڈالا تھا۔ "مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ"۔ (النساء:۴۷) مسیحؑ سے پہلے وہ علماء تھے جو بدل چکے تھے۔ اس لئے ضروری تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح آتا جو اس گم گشتہ تعلیم کو دوبارہ زندہ اور اس کی اصل شکل میں مکمل کرتا اور بالکل یہی کام مسیح ثانی یعنی مسیح موعودؑ کا ہے۔ یہ دوسری بڑی مماثلت ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کو حضرت مسیح ناصریؑ سے ہے۔

ایک اور بڑی مماثلت زمانہ اور وقت کی ہے۔ حضرت عیسیٰؑ، حضرت موسیٰؑ کے تیرہ سو سال بعد چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوئے بالکل ویسے ہی آنحضرت ﷺ کے تیرہ سو سال بعد حضرت مرزا غلام احمدؑ مسیح موعود ہونے کی حیثیت سے مبعوث ہوئے۔

ایک اور بڑی مماثلت یہ ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے اپنی زندگی ہی میں شریعت موسوی کو بڑی کامیابی کے ساتھ لوگوں میں پھیلانے، نافذ و رائج کرنے اور تکمیل دین کا عمل مکمل کر لیا تھا ویسا ہی آنحضرت ﷺ نے اپنی زندگی ہی میں اسلام کا مکمل نفاذ کیا اور جب تک ابلاغ حق کی عظیم ذمہ داری کو مکمل و پورا نہ کر لیا اس وقت تک خدا تعالیٰ کی طرف سے بلاوا نہیں آیا۔ لیکن حضرت مسیحؑ کے ساتھ ایسا معاملہ نہیں ہوا۔ آپ اپنی زندگی ہی میں اپنے مشن کو مکمل نہ کر سکے۔ عیسائیت کو غلبہ اور کامیابی بہت آہستہ آہستہ نصیب ہوئی اور نسل در نسل قربانیوں اور ابتلاؤں کے بعد ترقی نصیب ہوئی۔ یہاں تک کہ عیسائیت کو ان لوگوں پر جن کی خاطر حضرت مسیحؑ کو مبعوث کیا گیا تھا غلبہ حاصل کرنے میں تین سو سال کا عرصہ لگا اور یہی مماثلت حضرت مسیح موعودؑ کو مسیح اوّل سے حاصل ہے۔

بعض اوقات بعض مسلمان یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ احمدیت کو شروع ہوئے سو سال کا عرصہ گزر چکا ہے اگر آپ سچے مسیح موعود ہیں تو پھر کیوں ابھی تک غلبہ نصیب نہیں ہوا؟

میں ان کو یہ جواب دیتا ہوں کہ سو سال کے اندر ہی اگر انہیں غلبہ حاصل ہو جاتا تو پھر آپ سچے مسیح موعود نہ کہلاتے کیونکہ ضروری ہے کہ مسیح اوّل کے ساتھ آپ کی مماثلت پوری ہو۔ آپ کے ماننے والوں کے لئے مقدر ہے کہ وہ ابھی مزید تم لوگوں کے ہاتھوں مصیبتیں اور مشکلات برداشت کریں۔ اور ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کے لئے ہر دم تیار ہیں۔

وقت چونکہ ختم ہو رہا ہے اس لئے آخر پر یہ ذکر کر کے آپ لوگوں سے اجازت چاہوں گا کہ مسیح محمدی کی مہم مسیح موسوی کی نسبت بہت عمدہ طریق اور نہایت سرعت کے ساتھ سارے عالم میں ترقی کی منزلیں طے کر رہی ہے۔ عیسائیت کی جب ابتدا ہوئی تو ایک سو سال گزر جانے کے بعد بڑی مشکل سے وہ صرف ۲۵ ملکوں میں بہت تھوڑی تعداد میں اپنا نام پھیلانے میں کامیاب ہو سکی جبکہ احمدیت اس وقت تک دنیا کے ۱۵۰ ملکوں میں بڑی کثرت کے ساتھ پھیل چکی ہے اور دنیا میں ایسا نام پیدا کر چکی ہے کہ شاذ ہی کوئی ملک ہو گا جس نے احمدیت کا نام نہ سنا ہو۔ یہ آنحضرت ﷺ کی برکات ہیں کہ اس زمانہ کا مسیح پہلے مسیح کی نسبت بہت تیزی کے ساتھ ترقی و غلبہ کی منزلیں طے کر رہا ہے۔ فالحمد لله علی ذلك

## دینی ضرورت کے لئے چندوں کی ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

"دینی ضروریات کے انجام دینے کے واسطے چندوں کی ضرورت آنحضرت ﷺ کو بھی پیش آئی تھی۔ دیکھو ہماری جماعت جو اس وقت چار لاکھ یا اس سے بھی زیادہ ہے اگر اس میں سے صرف دس ہزار آدمی جو خواہ غریب کسان ہی ہوں اور اخلاص سے ضروریات زندگی کے واسطے اپنے نفس پر وہ اگر صرف آٹھ آنے (۸/) ماہوار ہی مقرر کر لیں اور التزام سے ماہوار ادا کرتے رہیں تو پانچ ہزار روپیہ ماہوار کی کافی امداد دینی ضروریات کی انجام دہی کے واسطے پہنچ سکتی ہے اور یہ امر جفاکش، محنتی اور دیانتدار واعظوں کے ذریعہ سے اچھی طرح سے پورا ہو سکتا ہے جو لوگوں کو دینی ضروریات سے آگاہ کرتے رہیں"۔

(ملفوظات جلد پنجم طبع جدید ص ۴۷۱)

پھر فرمایا: "بیرون جات میں جو لوگ چندہ لینے کے واسطے بھیجے جاویں ان کو سمجھا دیں کہ چندہ ایسے طور سے وصول کرنا چاہئے کہ لوگ جو کچھ طیب خاطر سے دیں وہ قبول کیا جائے۔ کسی قسم کا اصرار نہ ہو۔ کوئی شخص ایک پیسہ، خواہ ایک دھیلہ دے اس کو خوشی کے ساتھ قبول کر لینا چاہئے"۔

(ملفوظات جلد پنجم طبع جدید ص ۲۶۹،۲۷۰)

رواں مالی سال ۳۰/جون کو ختم ہو رہا ہے۔ امراء کرام، صدر صاحبان، سیکرٹریان مال لازمی چندہ جات کی سو فیصد وصولی کے لئے کوشش فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

بقیہ: مقام خاتم النبیین از صفحہ نمبر ۴

ہے ﷺ۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ سب مراتب اور تفضلات اور عنایات اسی کے طفیل سے ہیں اور اسی سے محبت کرنے کا یہ صلہ ہے...... اور ایسا ہی الہام متذکرہ بالا میں جو آل رسول پر درود بھیجنے کا حکم ہے۔ سو اس میں بھی یہی سرّ ہے کہ افاضہ انوار الٰہی میں محبت اہل بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے اور جو شخص حضرت احدیت کے مقربین میں داخل ہوتا ہے وہ انہیں طیبین طاہرین کی وراثت پاتا ہے اور تمام علوم و معارف میں ان کا وارث ٹھہرتا ہے"۔ (براہین احمدیہ حصہ چہارم روحانی خزائن جلد ۱ مطبوعہ لندن صفحہ ۵۹۷،۵۹۸)

اور حضور ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں وہ بجز وسیلہ نبی کریم کے مل نہیں سکتیں۔ جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے وابتغوا الیه الوسیلة۔ تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقے یعنی ماشکی آئے۔ ایک اندرونی راستہ سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں هذا بما صلیت علی محمّد"۔

فرزند موعود کے متعلق صحیفہ شمعون میں لکھا ہے کہ: "ویقرالله عز و جل سلطانه فی عهده ثم فی الصالحین من عقبه وینشر منه حتی یبلغ ملکه منقطع التراب"۔

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ اس کے عہد میں ہی اس کا غلبہ قائم فرمائے گا اور اس کے بعد اس کی پاکیزہ نسل کے ذریعہ یہ غلبہ وسیع ہو گا حتی کہ اس کی سلطنت زمین کے کناروں تک پہنچ جائے گی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا:

"خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا"۔

(اشتہار ۲۰/فروری ۱۸۸۶ء)

اور فرمایا: "میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا"۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۶۳۲،۶۳۵)

اس پیشگوئی میں خلافت احمدیہ کے دائمی ہونے کی بھی بشارت ہے اور مسیح علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ احمد کے فرزند روحانی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے بعد بھی آپ کی ذریت میں سے صالحین کو اللہ تعالیٰ اقتدار اور غلبہ عطا فرمائے گا حتی کہ اس کی سلطنت روحانی زمین کے کناروں تک پہنچ جائے گی۔ اللهم صل علی محمد و آل محمد۔

(بشکریہ مجلہ الجامعہ جلد ۴ نمبر ۱)

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والے اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ ہمارا پتہ ہے:

AL-FAZL DIGEST, 6 HARDWICKS WAY, LONDON SW18 4AJ U.K.

## لالہ آتمارام کا انجام

آتمارام گورداسپور میں ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تھا جس کی عدالت میں ۱۹۰۴ء میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے مخالف کرم دین آف بھیں کی طرف سے حیثیت عرفی کا ایک مقدمہ زیر سماعت رہا۔ پہلے یہ مقدمہ لالہ چندولال کی زیر سماعت تھا جس کا رویہ معاندانہ تھا۔ اُس کی جگہ آتمارام مقرر ہوا اور اس نے بھی تعصب اور دشمنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حضرت اقدسؑ پر ناواجب سختی شروع کردی۔ تاریخیں قریب قریب مقرر کرنا شروع کردیں تاکہ آپؑ کو تکلیف ہو۔ مئی سے جولائی تک کئی بار آپؑ کو گورداسپور جانا پڑا اور آخر اُس نے فیصلہ سناتے ہوئے حضورؑ کو سات سو روپیہ ناحق جرمانہ کیا۔ اس کی سازش یہ بھی تھی کہ عدم ادائیگی کا بہانہ بناکر آپؑ کو گرفتار کرلیا جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مشیّت تھی کہ اسی روز حضرت نواب محمد علی خانصاحبؓ نے ایک آدمی کے ہاتھ نو سو روپیہ بھجوادیا اور جونہی مقدمہ کا فیصلہ سنایا گیا اُسی وقت جرمانے کی رقم ادا کردی گئی۔ چنانچہ آتمارام اپنے بدمنصوبہ میں ناکام رہا۔

اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کو اس مقدمہ سے بریّت کی خوشخبری پہلے ہی سنادی تھی چنانچہ جب ڈویژنل جج کی عدالت میں مقدمہ پیش ہوا تو اُس نے نہ صرف سابقہ فیصلہ منسوخ کرتے ہوئے حضرت اقدسؑ کو باعزت بری کردیا بلکہ کرم دین کو جرمانہ بھی کیا اور اس کے خلاف سخت فیصلہ لکھا۔ حضور علیہ السلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ "خدا نے میرے پر ظاہر کیا کہ وہ آتمارام کو اس کی اولاد کے ماتم میں مبتلا کرے گا...... پھر ایسا ہوا کہ قریباً بیس پچیس دن کے عرصہ میں دو بیٹے اس کے مرگئے"۔

حضور علیہ السلام نے آتمارام کی اولاد کی موت کی نسبت پیشگوئی کو اپنی کتاب "حقیقۃ الوحی" میں اپنی صداقت کا اٹھائیسواں نشان قرار دیا ہے۔

آتمارام کے بارے میں ایک مختصر مضمون روزنامہ "الفضل" ربوہ ۸؍ستمبر ۹۸ء میں شائع ہوا ہے۔

☆......☆......☆

## دوستی

لجنہ اماء اللہ کینیڈا کے سہ ماہی مجلہ "النساء" اکتوبر تا دسمبر ۹۸ء کے انگریزی حصہ میں مکرمہ رضیہ طاہر صاحبہ کا مرسلہ مختصر خاکہ The A-Z of Friendship کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔

**A Friend....**

Accepts you as you are
Believes in "you"
Calls you just to say "Hi"
Doesn't give up on you
Envisions the whole of you
Forgives your mistakes
Gives unconditionally
Helps you
Invites you over
Just "be" with you
Keeps you close at heart
Loves you for who you are
Makes a difference in your life
Offers support
Picks you up
Quiest you fears
Raises your spirits
Says nice things about you
Tells you the truth when you need to hear it
Understands you
Values you
Walks beside you
X-plain things you don't understand
Yells when you won't listen and
Zaps you back to reality

☆......☆......☆

## فلورا فلورنڈا

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ "مرقاۃ الیقین" میں فرماتے ہیں کہ آپؓ کی دوسری بیگم صاحبہ نے ایک بار ایک عیسائی خاتون معالج سے علاج کروایا اور مذہبی بات چیت کرنے سے وہ اس عیسائی ڈاکٹر سے بہت متاثر ہوگئیں نیز کثرت ازدواج کے مسئلہ پر اُس عیسائی عورت کے اعتراضات کا جواب بھی اچھی طرح نہ دے سکیں۔ حضورؓ فرماتے ہیں "میں نے ہر چند نصیحت کی مگر تعدد ازدواج کے متعلق میری بیوی کی تشفّی نہ ہوئی۔ میں نے بہت دعائیں کیں جس کا اثر یہ ہوا کہ ایک ناول کسی نے میرے ہاں اس عرصہ میں بھیجا جس کا نام شائد "فلورا فلورنڈا" تھا۔ وہ میری بیوی نے دیکھا اور اوّل سے آخر تک پڑھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ میری بات بھی مان گئی اور اس روز سے عیسائی عورتوں سے اب نہایت سخت نفرت ہے۔ وہ ناول عبدالحلیم شرر کا تھا"۔

اردو میں ناول نگاری کا آغاز نذیر احمد دہلوی نے کیا تھا اور اس صنف کو عبدالحلیم شرر نے پروان چڑھایا تھا۔ اُن کی ناول نگاری کی خاص خوبی یہ ہے کہ انہوں نے قرون اولیٰ کے واقعات کو الفاظ کے پیرائے میں خوبصورت طریق سے ڈھال کر ناول کی شکل میں پیش کیا ہے اور اپنے ناول میں اندلس سے سندھ تک کے حالات و واقعات بیان کردیئے ہیں۔ پھر ان کے کردار بہت جاندار ہیں۔

عبدالحلیم شرر ۱۰؍جنوری ۱۸۶۰ء کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے اور نو برس کی عمر میں اپنے نانا کے پاس مٹیابرج چلے گئے۔ یہاں تھوڑے ہی عرصہ میں فارسی کی کئی کتب ختم کرلیں۔ پھر صرف و نحو اور منطق کی کئی کتب پڑھیں۔ آپ کی صحبت ایک طرف تو علماء کے ساتھ تھی اور دوسری طرف شرابی اور عیش کوش شہزادوں کے ساتھ۔ دس سال بعد آپ لکھنؤ چلے آئے اور یہاں عربی درسی کتب ختم کیں، شادی کی اور پھر حدیث میں تحصیل علم کے لئے میاں نذیر حسین محدث دہلوی کے پاس دہلی چلے گئے۔ اس دوران آپ نے نواب واجد علی شاہ کے عدیم النظیر کتب خانہ سے تاریخ کی کتب کا مطالعہ کیا اور پھر یہ معلومات اپنے ناولوں فلپانہ، حسن بن صباح، عزیزہ مصر، فتح اندلس، الفانسو، رومۃ الکبریٰ، جویائے حق، ملک العزیز ورجینا، حسن انجلینا، شوقین ملکہ، بابک خرمی، مفتوح فاتح، خوفناک فاتح، غیب دان دلہن، یوسف نجمہ، دلچسپ، لعبت چین، فلورا فلورنڈا اور منصور موہن میں پیش کیں۔

شرر نے اپنے ناول فلورا فلورنڈا میں قاری کو ہسپانیہ کی سیر کروائی ہے اور مسلمانوں کے جاہ و جلال اور چرچ کے اندرونی حالات اور راہبوں اور پادریوں کی گری ہوئی اخلاقی حالت کا نقشہ کھینچا ہے۔

"فلورا فلورنڈا" ایک غیور اور پاکباز مسلمان کی کہانی ہے جس کی بہن اپنی غلط فہمی سے عیسائیت کا شکار ہوجاتی ہے۔ یہ ایک ایسی بے چاری مسلمان لڑکی کی داستانِ غم ہے جو اپنی بھول میں عیسائی پادریوں اور ننوں کی ظاہری پاکبازی کو دیکھ کر نہ صرف متاثر ہوجاتی ہے بلکہ مسلمانوں کے جبریہ عقائد سے خائف ہوکر مذہب سے بددل بھی ہوجاتی ہے لیکن اسے اس غلطی کا کیا خمیازہ اٹھانا پڑتا ہے، اس کا اندازہ کہانی پڑھ کر ہی کیا جاسکتا ہے۔

اس ناول کا مختصر تعارف مکرم ش۔ ح۔ احمد صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۳؍دسمبر ۹۸ء میں شامل اشاعت ہے۔

☆......☆......☆

## دنیائے کمپیوٹر کے لئے ایک عظیم چیلنج

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۰؍دسمبر ۹۸ء میں مکرم ہدایت اللہ ہادی صاحب نے کمپیوٹر کے سلسلہ میں آئندہ پیش آنے والے مسائل پر روشنی ڈالی ہے۔ کمپیوٹر کیلئے آج دو ہزار بگ (Bug 2000) والا مسئلہ اس وقت بہت بڑا ہے۔ ہم اپنی زندگیوں میں رفتہ رفتہ کمپیوٹر کے اس قدر عادی ہوچکے ہیں کہ اب یہ عادت ایک محتاجی کا روپ دھار چکی ہے۔ آج ذرائع نقل و حمل، ٹیلیفون کا نظام، ذرائع ابلاغ، زراعت، معاشی اور معاشرتی نظام تک کمپیوٹر کا مرہونِ منت ہوکر رہ گیا ہے۔

دراصل کمپیوٹر کی بنیاد "وقت" پر رکھی گئی ہے۔ ہر کمپیوٹر کا لازمی جزو ایک گھڑی ہوتی ہے جسے Real Time Clock کہتے ہیں۔ جس طرح جب کوئی انسان بیدار کیا جائے تو وہ پہلے گھڑی کی طرف دیکھے گا پھر دن اور تاریخ کی طرف اور پھر اپنا کام شروع کرے گا، اسی طرح جب کمپیوٹر کو On کیا جاتا ہے تو وہ بھی پہلے اپنی گھڑی کی طرف دیکھتا ہے اور دن، تاریخ، مہینہ، سال اور وقت معلوم کرتا ہے۔ چند سال پہلے تک کے کمپیوٹر کے ماہرین سے غلطی یہ ہوئی کہ کمپیوٹر کو جو کیلنڈر انہوں نے فراہم کیا وہ ۳۱؍دسمبر ۱۹۹۹ء رات بارہ بجے تک تھا۔ چنانچہ جب یکم جنوری ۲۰۰۰ء شروع ہوگی اور کمپیوٹر اپنا کام شروع کرے گا تو اُسے نئی تاریخ کی کچھ سمجھ نہیں آئے گی اور وہ کھلا جائے گا اور اُس کا رد عمل کیا ہوگا اس کے متعلق ابھی وثوق سے کچھ نہیں کہا جاسکتا کیونکہ پاگل کی حرکات کے متعلق کچھ کہنا بھی تو پاگل پن ہی ہوتا ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ آج ہماری سائنسی دنیا کا بیشتر نظام کمپیوٹر کے سہارے پر قائم ہے۔ ہوا اور خلا میں محو پرواز ہوائی اور خلائی جہاز بھی کمپیوٹر سے منسلک ہیں اور سمندری جہاز بھی۔ بنکوں کے نظام اور ترقی یافتہ ممالک کے دفاعی اور معاشی نظام کی بنیاد بھی کمپیوٹر ہی ہے۔ تاہم جدید کمپیوٹر میں ماہرین نے وقت کی تبدیلی کو سمجھنے کی صلاحیت رکھ دی ہے اور اُس کے لئے صدی کی تبدیلی عام سی بات ہوگی۔

☆......☆......☆

## یوگنڈ جورنال ڈیئر جماعت

جرمنی سے جرمن زبان میں ایک جریدہ طبع ہوتا ہے جس کا نام ہے "یوگنڈ جورنال ڈیئر جماعت"۔ اس کے شمارہ برائے سرما ۹۸ء، ۹۹ء میں ۱۹۹۹ء کے لئے ملک کے مختلف علاقوں میں پانچوں نمازوں کے اوقات شائع کئے گئے ہیں۔

رسالہ میں شامل اشاعت مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب کے مضمون میں مختلف نام نہاد اسلامی تنظیموں کی طرف سے کی جانے والی اُن کوششوں کی مخالفت کی گئی ہے جو وہ جرمنی کے سکولوں میں اسلامی تعلیم جاری کرنے کے لئے باقاعدہ وقت مقرر کرنے کا مطالبہ کررہی ہیں۔ مضمون نگار کہتے ہیں کہ مختلف فرقوں کی قرآنی اور احادیث کی مختلف تشریحات کو ایک ہی وقت میں طلباء کو سمجھانا ناممکن ہے۔ اسکے علاوہ طلبہ کو انتہاء پسند ملّاؤں کے مفسدانہ خیالات سے بچانا بھی لازمی امر ہے۔ مضمون نگار کی رائے میں سکولوں میں ایسی اخلاقی تعلیم کیلئے وقت مقرر کیا جانا چاہئے جس میں تمام مذاہب کے اصلاحی اور روحانی پہلوؤں کو اُجاگر کیا گیا ہو۔

☆......☆......☆

## حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۴؍ستمبر ۹۸ء میں حضرت سیدہ مہر آپا کا ذکر خیر کرتے ہوئے حضرت سیدہ کی والدہ محترمہ کے حوالہ سے محترمہ آمنہ خاتون مبشر صاحبہ اپنے مضمون میں بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ ریل کے سفر کے دوران جب حضرت مہر آپا بہت چھوٹی تھیں تو ایک ہمسفر عورت نے اُن سے پوچھا کہ یہ بچی کون ہے۔ جب اُسے بتایا کہ یہ میری بیٹی ہے تو وہ کہنے لگی اسے مت جھڑکا کرو، اس نے ایک دن ملکہ بننا ہے، اس کا خاوند بادشاہ ہوگا۔

# Muslim Television Ahmadiyya
# Programme Schedule for Transmission

18/06/99 - 24/06/99

*Please Note that programme and timings may change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344*

### Friday 18th June 1999
### 10th Rabi-ul-Awwal 1420

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.45 Children's Corner: Quran Pronunciation Lesson No. 37 (R)
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No. 161 Rec: 15.05.96 (R)
02.00 From The Archives: Q/A with Huzoor Rec: 20.10.94 (R)
03.00 MTA Variety: Our Magazine
03.30 Urdu Class: With Huzoor (R)
04.35 Learning Arabic: Lesson No.45 (R)
04.55 Homeopathy Class: Lesson No.42 Rec: 08.11.94 (R)
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45 Children's Corner: Quran Pronunciation Lesson No. 37 (R)
07.05 Quiz: Seerat Un Nabi (Saw), No.1(R)
07.40 Saraiky Service: Tarjumatul Quran Class Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 07.12.94
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.161 (R)
09.55 Urdu Class: With Huzoor (R)
11.05 Indonesian Service: Tilwat, Hadith......
11.35 Bengali Service: In Love Of Holy Prophet (SAW), Part 3
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.50 Darood Shareef
13.0 Friday Sermon: LIVE from London Rec: 18.06.99
14.00 Documentary: "Safar Hamne Kiyaa"
14.15 Rencontre Avec Les Francophones (New):
15.25 Friday Sermon: Rec: 11.06.99 (R)
16.25 Children's Corner: Let's Learn Salat, Pt14
16.55 German Service: Quran and Bible
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.35 Urdu Class(New): With Huzoor
19.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.162 Rec: 16.05.96
20.45 MTA Belgium: Q/A with Huzoor, Part 3
21.15.1 Medical Matters: 'Teeth problem' Final Pt
21.50 Friday Sermon: Rec: 18.06.99 (R)
22.55 Rencontre Avec Les Francophones (R)

### Saturday 19th June 1999
### 11 Rabi-ul-Awal 1420

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.45 Children's Corner: Let's Learn Salat No.14
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No. 162
02.20 Friday Sermon: Rec: 18.06.99 (R)
03.20 Urdu Class(New): With Huzoor (R)
04.20 Computers for Everyone: Part 3
04.55 Rencontre Avec Les Francophones (R)
06.05 Tilwat, Dars ul Hadith, News
07.05 Children's Corner: Let's Learn Salat No.14
07.35 MTA Mauritius: Classe de Enfants
08.10 Medical Matters: Dental Problem, Final Pt
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No. 162 (R)
09.50 Urdu Class(New): With Huzoor (R)
10.55 Indonesian Service: Tilawat, Cooking, ....
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Danish
12.55 Documentary:
13.15 Computer for Everyone: Part 3 (R)
13.55 Bengali Service: Significance Of Khatamannabiyyen, more....
14.55 Children's Class(New): with Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec: 19.06.99
16.00 Children's Corner: Quran Quiz No. 55
16.20 Hikayat e Shereen: Story No. 4
16.30 Children's Corner: Educational And Entertainment Programme
17.00 German Service: Schule und Dann, .....
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.40 Urdu Class (New): With Huzoor Rec: 18.06.99
19.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.163 Rec: 21.05.96
21.00 Al Tafseer ul Kabir: Lesson No.46
21.30 Children's Class(New): with Huzoor Rec: 19.06.99(R)
22.35 Q/A With Huzoor: from London Rec: 05.09.96
23.30 Documentary: Highlights Of Abu-Dhabi

### Sunday 20th June 1999
### *12 Rabbe ul Awal 1420*

00.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
01.00 Children's Corner: Quran Quiz, No.55 (R)
01.20 Liqa Ma'al Arab: Session No.163 (R)
02.25 Canadian Horizons: Children's Class No.3
03.25 Urdu Class(New): with Huzoor
04.30 Learning Danish: Lesson No.28 (R)
04.50 Children's Class with Huzoor (New): (R)
06.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
07.00 Children's Corner: Quran Quiz, No.55 (R)
07.20 Q/A Session: with Huzoor, from London Rec: 05.09.98. (R)
08.15 MTA Variety: Highlights of Abu Dhabi
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.163 (R)
09.35 Urdu Class(New): with Huzoor. (R)
10.55 Indonesian Service: Tilawat, Sinar Islam,..
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Chinese: Lesson No 129, Pt1
13.00 Friday Sermon: Rec: 18.06.99 (R)
14.00 Bengali Service: Speech on Khattam un Nabiyeen, Nazm.....
15.00 Mulaqat: With Huzoor and English Speaking Friends, Rec: 03.12.95
16.05 Children's Corner: Class with Huzoor No 16, Part 1
16.55 German Service: MTA Variety
18.05 Tilawat, Seerat un Nabi
18.30 Urdu Class(New): With Huzoor Rec: 19.06.99
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.164 Rec: 22.05.96
20.40 Albanian Programme: Q/A with Huzoor From Germany, Rec: 14/05/97, Part 3
21.20 Dars ul Quran: No.15., From Fazl Mosque Rec: 06.01.99, Surah A- Nisah
22.50 Mulaqat With Huzoor: Rec. 03.12.95 (R)

### Monday 21st June 1999
### 13 Rabbe Al Awal 1420

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.35 Children's Corner: with Huzoor, No.16 Pt1
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No. 164 (R)
02.10 MTA USA: Speech by Ameer Sahib USA On the occasion of Musleh Maud Day
03.05 Urdu Class(New): With Huzoor. (R)
04.10 Learning Chinese: Lession No 129 Pt1(R)
04.50 Mulaqat With Huzoor: 03.12.95 (R)
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.45 Children's Corner: With Huzoor No.16, Pt1
07.15 Dars ul Quran: Lesson No.15 (R)
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.164 (R)
09.45 Urdu Class(New): with Huzoor (R)
10.50 Indonesian Service: Friday Sermon Rec:16.04.99
11.30 Indonesian Service: Tilawat, Darsul Hadith
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Norwegian: Lesson No.21
13.10 MTA Sports: Basketball Final Rabwah vs. Hyderabad
14.00 Bengali Service:
15.00 Homeopathy Class: Lesson No.43 Rec: 14/10/94
16.00 Children's Corner: With Hazoor, No.16 Pt2
16.25 Children's Corner: Nazm Competition, Pt 3
17.00 German Service: Begegnung mit Huzoor,...
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class: Class No. 460 Rec: 20.02.99
19.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.165 Rec: 23/05/96
20.55 Turkish Programme: Introduction to Ahmadiyyat, No.9
21.25 Islamic Teachings: Brahine Ahmadiyya Pt2
21.55 Homeopathy Class: Lesson No.43 (R)
22.55 Learning Norwegian: Lesson No.21 (R)
23.25 Documentary:

### Tuesday 22nd June 1999
### 14 Rabbe ul Awal 1420

00.05 Tilawat, Darsul Hadith, News
00.50 Children's Corner: with Huzoor No.16, Pt2
01.20 Liqa Ma'al Arab: Session No.165 (R)
02.35 MTA Sports: Basketball Final
03.10 Urdu Class: Lesson No. 460 (R)
04.25 Learning Norwegian: Lesson No.21 (R)
04.55 Homeopathy Class: Lesson No.43 (R)
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.35 Pushto Programme: Friday Sermon Rec: 05/12/97
08.10 Islamic Teachings: Brahine Ahmadiyya Pt2
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.165 (R)
09.45 Urdu Class: Lesson No. 460 (R)
11.00 Indonesian Service
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Swedish: Lesson No.7
13.00 From The Archives: Friday Sermon By Huzoor, Rec: 28.04.89
13.55 Bengali Service: Truth about Imam Mahdi (AS), Nazm, More,.....
14.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.7
16.00 Children's Corner: Tarteel ul Quran, No1
16.25 Children's Corner: Waqfeen e Nau Session Educational outing with Atfal, Part 2
16.55 German Service: Buch Gottes, Diskusion
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.25 Urdu Class: Class No 461
19.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.166 Rec: 28.05.96
20.40 Norwegian Service: Contemporary Issues No.10. Books of the Promised Messiah (AS)
21.05 Hamari Kaenat: No.4 Presenter: Sayyed Tahir Ahmed Sahib
21.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.7 (R)
23.00 Learning Swedish: Lesson No.7 (R)
23.20 Speech: On the Blessings of Khilafat, Pt2

### Wednesday 23rd June 1999
### 15 Rabbe ul Awal 1420

00.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News.
00.35 Children's Corner: Tarteel ul Quran, No.1
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.166 (R)
02.05 From the Archives: Friday Sermon By Huzoor, Rec: 28.04.89
03.05 Urdu Class: With Huzoor (R)
04.10 Learning Swedish: Lesson No.7 (R)
04.30 Documentary: Exhibition of Khilafat Library, Rabwah
04.55 Tarjumatul Quran Class: With Huzoor (R)
06.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
06.45 Children's Corner: Tarteel ul Quran, No.1
07.05 Swahili Service: Friday Sermon by Huzoor Rec: 03.05.96
08.20 Hamari Kaenat: No. 3 (R)
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.166 (R)
09.50 Urdu Class: With Huzoor (R)
10.55 Indonesian Service: Tilawat, Riwayat Para Sahaba, Dars ul Quran, Nazm.
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning German: Lesson No.9
13.10 Tabarukaat: Speech by Maulana Jalal uddin Shams Sahib
13.55 Bengali Service: Friday Sermon, Rec: 26.06.98
15.00 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.8
16.05 Children's Corner: Guldasta No.3
16.55 German Service: Reise ins Licht,.....
18.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat
18.30 Urdu Class: With Huzoor
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.167 Rec: 29.05.96
20.35 MTA France: Problems du temps modern
21.25 MTA Lifestyle: Al Maidah
21.50 MTA Lifestyle: Handicraft Exhibition
22.05 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.8 (R)
23.05 Learning German: Lesson No.9 (R)
23.40 Interview: of Qurban Baluch Sahib

### *Thursday 24th June 1999*
### *10 Rabbe ul Awal 1420*

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.50 Children's Corner: Guldasta No.3 (R)
01.25 Liqa Ma'al Arab: Session No.167 (R)
02.25 Canadian Horizons: Speech, J/S98 Canada
03.25 Urdu Class: With Huzoor (R)
04.05 Learning German: Lesson No.9 (R)
04.40 Interview: of Qurban Baluch Sahib
05.00 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.8 (R)
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.55 Children's Corner: Guldasta No.3 (R)
07.20 Sindhi Program: Friday Sermon, Rec: 21.11.97
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.167 (R)
09.50 Urdu Class: With Huzoor
10.55 Indonesian Service: Dars ul Quran, Quiz,...
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Arabic: Lesson No.46
12.55 From The Archives: Q/A with Huzoor Rec: 23.09.94, Part 2
14.10 Bengali Service: Visit to a Pottery shop
14.20 Bengali Service: Mulaqat with Huzoor Rec: 23.01.94, No.5
15.05 Homoeopathy Class: Lesson No.44 Rec: 15.11.94
16.05 Children's Corner: Tarteel ul Quran, No.1
16.25 Children's Corner: Waqfeen e Nau Item
16.55 German Service: Geschichte des Islam,....
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat.
18.30 Urdu Class: With Huzoor
19.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.168 Rec: 30.05.96
20.45 Speech: Ameer Sahib UK, from J/S98, UK
21.15 Quiz: Seerat un Nabi (SAW)
22.00 Homeopathy Class: Lesson No.44 (R)
23.05 Learning Arabic: Lesson No.46 (R)
23.25 Urdu Adab ka Ahmadiyya dabistan



Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
*English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,*
Prepared by the MTA Scheduling Department.

# Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 6 Friday, June 18, 1999 Issue No.25


بقیہ:رپورٹ دورہ جرمنی از صفحہ ۱۰

خاص قسم کے پردہ یا برقعہ میں ہونے کی وجہ سے مشکل میں ہونگی۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی سے پوری طرح مطمئن ہیں۔ وہ دنیوی لذتوں کے پیچھے نہ بھاگنے کی وجہ سے اپنی تعلیم زیادہ توجہ اور انہماک سے حاصل کر رہی ہیں۔ اس لئے بہت سے سکولز اور کالجز میں احمدی طلباء و طالبات جو پاکستان سے آئے ہیں وہ بہت سے جرمن طلباء و طالبات کو تعلیم میں پیچھے چھوڑ رہے ہیں۔ ایک صحتمندانہ طرز زندگی کا یہ ایک زائد فائدہ ہے جو انہیں حاصل ہے۔

☆......اسلامی نام رکھنے کے متعلق ایک سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اسلام ایک عالمی مذہب ہے اور اسلامی نام عالمی نام ہیں۔ ہر جرمن نام اسلامی ہے جب تک کہ اس میں شرک یا بت پرستی سے کوئی تعلق نہ ہو۔ صرف مشرکانہ نام اسلام میں منع ہیں۔ آپ اسلام کی ابتدائی تاریخ میں دیکھ سکتے ہیں کہ لاکھوں لوگ مسلمان ہوئے مگر ان کے نام تبدیل نہیں کئے گئے سوائے مشرکانہ ناموں کے۔ حضور نے فرمایا کہ میرے خیال میں میرے علم کے مطابق تمام جرمن نام مسلم نام ہیں کیونکہ وہ مشرکانہ نہیں ہیں۔

☆......پاکستان میں اسلام کے نام پر مذہبی اقلیتوں سے سلوک کے بارہ میں ایک سوال پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بدقسمتی سے اس ملک میں اسلام کا کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ جو بھی سیاستدان طاقت میں آتا ہے وہ اسلام کو اپنے ذاتی مفادات کی خاطر استعمال کرتا ہے۔ عملاً وہاں اسلام نہیں ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے مثال کے طور پر فرمایا کہ بے نظیر بھٹو اپنے فوت شدہ والد کو شہید کہتی ہے اور نواز شریف، ضیاء الحق کو شہید کہتا ہے جس نے بینظیر کے والد کو پھانسی چڑھایا تھا۔ سیاستدان صرف اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا وہ واحد اقلیت جو آزادانہ زندگی بسر کرتی ہے وہ احمدیہ جماعت ہے کیونکہ اسے زبردستی اقلیت میں ڈھالا گیا ہے اور پھر اقلیت قرار دیتے ہوئے اسے تمام بنیادی حقوق سے محروم کیا گیا ہے اور ان کے خلاف ہر قسم کے ظلم و ستم روا رکھے گئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ دنیا میں اقلیت کسی کو اس کی درخواست پر قرار دیا جاتا ہے تاکہ اس طرح سے ان کے مطالبات پر ان کے لئے خصوصی رعایتیں اور حقوق انہیں میسر آجائیں لیکن پاکستان میں اس کے بالکل برعکس معاملہ ہے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کو اس کی مرضی کے خلاف اقلیت قرار دیا ہے اور پھر اسے اس کے تمام بنیادی حقوق سے محروم کر دیا ہے۔

☆......ہومیو پیتھی کے تعلق میں ایک سوال پر حضور نے فرمایا کہ مجھے ہومیو پیتھی سے ۴۰/۵۰ سال سے گہری دلچسپی ہے۔ ایم ٹی اے پر ہومیو پیتھی لیکچرز بھی دیئے ہیں اور کتاب بھی لکھی ہے لیکن ہومیو پیتھی ایک ایسا موضوع ہے جس میں ہمیشہ مزید جستجو اور تحقیق کی گنجائش ہے۔ میں اپنے آپ کو ہومیو پیتھی کا ایک طالب علم کہہ سکتا ہوں۔ کئی ایسی امراض میں جنہیں ڈاکٹرز لاعلاج قرار دے چکے تھے مجھے شافی علاج بھی ملے ہیں لیکن یہ انسان کے بس میں نہیں کہ کسی کو شفا دے سکے۔ شافی مطلق اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔

☆......دنیا میں بہت سے مذاہب کیوں ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ سوال بکثرت پوچھا جاتا ہے اور یہ ایک عالمی سوال ہے کہ اگر خدا ایک ہے تو اس نے بہت سے مختلف مذاہب کیوں پیدا کئے۔ حضور نے فرمایا کہ یقیناً مذہب کے بارہ میں لوگوں کی تفہیم درست نہیں ہے۔ میں نے ایک کتاب لکھی ہے Revelation, Rationality, Knowledge & Truth اس میں تفصیل سے اس بات پر بحث کی گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آدمؑ سے لے کر محمدؐ رسول اللہ تک تمام مذاہب خدا کی توحید اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کی تعلیم پر مشتمل ہیں۔ مذہب کے آغاز میں کوئی تفریق نہیں۔ لوگ بعد میں نئے نئے رجحانات پیدا کر کے نئے مذہب یا فرقے پیدا کرتے ہیں۔ میرے نزدیک صرف ایک ہی مذہب ہے جو آدم کی تخلیق سے لے کر جاری ہے اور وہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ انسان پورے دل و جان سے اپنے خالق کے حضور سر تسلیم خم کرے۔

☆......کیا فلسطین اور اسرائیل کے درمیان امن معاہدوں کے نتیجہ میں وہاں حقیقی امن ممکن ہے؟

اس بارہ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ پہلے بھی امن کے معاہدے ہوتے رہے ہیں مگر دونوں کے درمیان بنیادی اختلافات کے نتیجہ میں مشکلات پیش آتی رہی ہیں۔ علاوہ ازیں یہود اور مسلمان دونوں میں ایسے انتہاپسند گروہ موجود ہیں جو امن کو سبوتاژ کرنا چاہتے ہیں اور یہ ایسے گروہ ہیں جن پر نہ ان حکومتوں کا کوئی کنٹرول ہے اور نہ بیرونی حکومتوں کا۔

☆......ایک سوال یہ کیا گیا کہ مرد اور عورتیں دونوں مسجد میں اکٹھے کیوں نہیں جاتے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا وہ اکٹھے ہی جاتے ہیں مگر اپنی نمازیں الگ الگ جگہوں میں ادا کرتے ہیں۔ ان کے لئے الگ حصے مقرر ہوتے ہیں تاکہ وہ اپنی عبادت پوری توجہ اور انہماک سے ادا کر سکیں۔ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں عورتوں کو مردوں کے پیچھے کھڑے ہونے کا حکم تھا۔ اگر اس کے برعکس ہوتا تو مسلم عبادت کے نظام میں ایک تہلکہ بپا ہو جاتا۔

☆......اسلام میں مرد ایک سے زیادہ شادیاں کیوں کر سکتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر انسانی تاریخ پر نظر ڈالیں، خصوصیت سے جنگوں کی تاریخ پر، تو ہر جنگ میں مرد زیادہ ہلاک ہوئے ہیں اور عورتیں کم۔ ایسے حالات میں اگر مردوں کو ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی کی اجازت نہ دی جائے تو یہ بات عورتوں کے مفاد کے خلاف ہے کیونکہ جو عورتیں شادی سے محروم ہو جائیں تو وہ معاشرتی نظام میں کئی قسم کی خرابیوں کی ذمہ دار ہو سکتی ہیں۔

حضور نے اس سلسلہ مین جرمنی کی مثال دی۔ اسی طرح امریکہ کی سوسائٹی میں موجود خرابیوں کی طرف اشارہ فرمایا اور فرمایا کہ اسلام عورتوں کا خیال رکھتا ہے اور خصوصیت سے جنگوں کے بعد ایک سے زائد عورتوں سے شادی کی اجازت کے ذریعہ سوسائٹی کی عفت کی حفاظت کرتا ہے۔

☆......دنیا میں قیام امن کے لئے جماعت احمدیہ کے کردار کے متعلق ایک سوال پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہم ایک عالمی مذہب (یعنی اسلام) کے ذریعہ عالمی امن کے حصول کے لئے کوشاں ہیں۔ تمام مذاہب بنیاد میں ایک ہی تھے اس لئے ہم تمام مذاہب کے متبعین کو اس مرکزی نقطہ کی طرف لانے کی کوشش کر رہے ہیں جو انہیں خدائے واحد تک لے جانے والا ہو۔

اس مجلس کے اختتام کا وقت چونکہ مہمانوں کو آٹھ بجے شام بتایا گیا تھا لہذا حضور انور نے عین وقت پر اختتام کا اعلان فرماتے ہوئے مہمانوں کا توجہ اور دلچسپی کے ساتھ اس پروگرام میں حصہ لینے پر شکریہ ادا کیا اور جرمن زبان میں "Auf Wieder Sehen" یعنی "خدا حافظ" کہہ کر مسجد نور فرینکفورٹ کے لئے روانہ ہوئے جہاں حضور انور نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

اس مجلس میں ۱۱۰ جرمن مرد و زن مہمان شامل ہوئے۔


الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ مینجر


## نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲؍جون ۱۹۹۹ء کو قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرم مولوی عبدالکریم صاحب، لندن کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ آپ حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب حلالپوری کے بیٹے اور مکرم مولانا محمد احمد صاحب جلیل سابق مفتی سلسلہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ نے ۸۵ سال کی عمر پائی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نے ابتدائی تعلیم جامعہ احمدیہ قادیان میں حاصل کی اور مولوی فاضل کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے پاس کیا۔ ملازمت سے فراغت کے بعد چند سال سیرالیون (مغربی افریقہ) میں بطور مبلغ سلسلہ خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۵۵ء سے لندن میں مقیم تھے یہاں پر خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور جماعت کے مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ اللہ کے فضل سے نہایت مخلص، فدائی احمدی تھے۔ خلافت سے دلی عقیدت اور محبت رکھتے تھے۔ قرآن مجید کا پہلا پارہ اور نماز کا Split word ترجمہ شائع کیا جو بہت مقبول ہوا۔ مرحوم موصی تھے مقبرہ موصیان احمدیہ قبرستان بروک وڈ ووکنگ میں تدفین ہوئی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اہلیہ اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

☆......مکرمہ سارہ نسیم صاحبہ اہلیہ کرنل محمد صادق ملک صاحب راولپنڈی۔

قادیان میں ایک چینی صاحب ہوا کرتے تھے محترمہ سارہ صاحبہ ان کی صاحبزادی تھیں جن کے ساتھ کرنل صاحب کی شادی ہوئی۔ فدائیت اور سلسلہ سے وابستگی اور خدمت میں بہت نمایاں تھیں۔ کراچی کی لجنہ کے عہدوں پر بھی فائز رہیں۔ غیر معمولی بات یہ تھی کہ اپنی بیماری کو کبھی خدمت دین کی راہ میں حائل نہیں ہونے دیا۔ حضور فرماتے ہیں کہ میں انہیں ہمیشہ آپا سارہ کے نام سے یاد رکھتا تھا۔ کرنل محمد صادق صاحب کے متعلق یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ انہوں نے وفا اور خدمت کا حق خوب نبھایا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت فرمائے اور ملک صاحب کو بھی جب بھی خدا کا بلاوا آئے قرب الٰہی میں اپنی بیگم جیسا رتبہ عطا فرمائے اور دونوں ابدالآباد تک اکٹھے رہیں۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔